1524
1523

نظام قدرت کے موافق

ترقی عالم

مرتبہ لالہ مولراج پسر لالہ بالک رام صاحب رئیس دیوبند ضلع سہارنپور

ستمبر ۱۹۲۰ عیسوی

باہتمام منشی عبداللہ خاں پرنٹر

مطبع نامی پریس میرٹھ طبع شد

اوم

انصاف خداوند عالم

سب انسانوں کو ترقی عالم یا ملکی یا قومی یا مذہبی یا ذاتی سب کی ترقی اور سب کو اپنی بہتری کے لیئے اوّل ایمانداری راست بازی منصف مزاجی و نیکی جو قدرتی احکامات الٰہی سے فرائض انسانی ہیں اختیار کرنے کی ضرورت ہے یہی بنیاد جائز اتفاق علم اور ترقی عالم کی ہے جو انسان ان فرائض انسانی کی تعمیل نہیں کرتے وہ انسان دنیا میں اوروں کی ترقی نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو اپنی بہتری بھی نہیں سمجھتے ایسے انسانوں کی سر پر بدنصیبی کا چکر اُن کی تنزلی اور بربادی کے لیئے قدرتی احکامات الٰہی سے قائم رہتا ہے اور خود ایسے انسان اپنی غلط فہمیوں سے اپنے آپ اپنی تنزلی، ور بربادی اور سب کی ابتری کے طریقہ اور کام غلط اختیار کرتے رہتے ہیں اور جب تک سب انسان فرائض انسانی ادا کرنے پر ہر وقت کمر بستہ نہیں رہتے ہیں چکر بدنصیبی بند نہیں ہو سکتا اور سب انسان فرائض انسانی کم و بیش ادا کرنے کی وجہ سے ہمیشہ زیر و زبر ہوتی رہی اور ہوتی رہینگی۔

ترقی نہیں تنزل ہے

موجودہ زمانہ کی رفتار خواہ کسی قدر ترقی پذیریاں کی جاوی مگر غور کرنی سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اب انسانوں میں طاقت ولیاقت ادائیگی فرائض انسانی اپنے اپنے کاروبار منصبی اور متعلقہ میں بھی، بہت کمی ہو گئی ہے سب کی ساتھ ایمانداری راست بازی اور انصاف پسندی اور نیکی کے ساتھ فرائض انسانی حسب دستور قدیم ادا کرنے اور ادا کرانے کی قابلیت وعادت نہیں رہی۔

قدرتی ہدایت اُسوقت جب انسان فرائض انسانی ادا کرنے میں کوتاہی کرتے ہیں

جب انسانوں میں فرائض انسانی کے ادا کرنے کی لیاقت اور عادت کم ہو جاتی ہے ایسے وقت پر
قدرتی نیم ہے اور سب عالموں کا اسپر اتفاق ہے کہ جس زمانہ میں جسقدر انسانوں کے اندر ان طاقتوں
کی کمی ہو جاتی ہے اوسی قدر سب انسانوں پر مصیبت بڑہجاتی ہے اور انتظام عالم اور آخرت میں
سب انسانوں پر مصیبت پر مصیبت اور ذلت نصیب ہوتی ہے اور ایسے انسانوں کی عقل اور
مستعدی جائز اور ترقی ہر قسم کی کم ہو جاتی ہے اور زندگی ذلیل رہتی ہے اور ہمیشہ اُن کے دل
تکلیفوں سے حیران اور پریشان رہتے ہیں اور ہر قسم کے قحط و وبا اُن پر آتی رہتی ہیں اور غلط فہمیوں سے
نااتفاقی اور لڑائی جھگڑہ اور خودرای بڑہتی رہتی ہے اور ہمیشہ نئی نئی مصیبتوں کے نشانے بنے رہتے
ہیں یہ بھی قدرتی حکم واسطے بہتری انہیں انسانوں کے لئے گئی ہے جنہوں نے اپنے عیش و آرام یا غفلت
یا بے علمی یا کینہ یا حسد یا طرفداری یا بزدلی یا متعصبانہ یا لالچ یا خوشامد یا خصومت یا غلطی یا زبردستی سے
ایمانداری راست بازی منصف مزاجی اور نیکی کو چھوڑ دیا یا کم کر دیا یا بھول گئے ہیں تاکہ مصیبت آنے پر
مصیبت کے دور کرنے کے لیے سب انسان مصیبت آنے کے سبب کو تلاش کریں اس طرح
سب انسانوں کو موقعہ تلاش کرنے وجہ مصیبت اور اس کے چھوڑنے کے لئے اور پھر بدستور قدیم
موقعہ ترقی اختیار کرنے کا سب انسانوں کو اس طرح ہر وقت ملتا رہتا ہے بے سمجھ اور خودسر انسان
اس پر بھی نہیں سمجھتے۔

دوہا

ڈکھ میں سب ہر کو بھجیں اور نہ دیکھے کو۔ سُکھ میں جو ہر کو بھجیں تو ڈکھ کا ہیکو ہو

اس لئے اول اس بیان کرنے کی ضرورت ہے کہ ایمانداری راست بازی منصف مزاجی اور نیکی
کیا ہے جس کی سب انسانوں کو سب انسانوں سے ضرورت ہے اور بحکم رب العالمین یہی فرض انسانی
ہیں یعنی پرماتما کا حکم ہے۔

ایمانداری

سب انسانوں کا باہم ملکر اتفاق سے ایسے سب تعلیم و تربیت خود حاصل کرنا اور تمام دنیا میں جاری
کرنا اور قائم رکھنا جس سے تمام دنیا کی انسان خداوند عالم اور اُس کے تمام کائنات اور گیان کو جانیں
اور سمجھنے اور قانون قدرت کے موافق ہر دینی اور دنیاوی جائز طریقوں اور کام متعلقہ میں ترقی

کرنے کے قابل ہوسکیں اور سب انسانوں کا ایک ہی طریقہ اور مذہب فرائض انسانی کی ساتھ قائم رکھنے کے لائق ہوسکیں اور سب انسان اپنی اپنی فرائض انسانی اور کاروبار متعلقہ اور ذمہ داری اور صنعت وحرفت و سائنس میں ایماندار راست باز منصف مزاج اور نیک صفات بنانے کی ہر کوشش کرنا اور کرانا

راست بازی

آنکھوں سے جو دیکھا کانوں سے جو سُنا موںہہ سے اُسی قدر بیان کرنا اور اپنی عقل سے جو قانون قدرت کے موافق سمجھ میں آوے وہی ظاہر و تحریر کرنا۔

منصف مزاجی

ایسے ایسے طریقے اور قانون جاری کرنے اور جاری کرانے جس سے قانون قدرت کی پوری تعمیل ہو اور جو طریقہ یا قانون خلاف قانون قدرت ہوں اُن کو نابود کرنا اور ایسے طریقہ اختیار کرنا جن سے کوئی انسان جھوٹ نہ بول سکے اور نہ کوئی انسان کسی انسان یا دیگر جانداروں کی حق تلفی کرسکے نہ کوئی کسی قسم کی کسی کو تکلیف پہونچا سکے اور راجا اور پرجا اور سب انسانوں میں جائز اتفاق ہر وقت قائم رکھیں اور حق رسی کرنی اور کرانی میں ایسے طریقہ جاری کئے جاویں جس سے کسی انسان کو کوئی تکلیف یا ذرایعہ تکلیف پیدا نہ ہوسکیں اور مجرموں کو سزائے موت تک دینے دلانے میں سب مستعد رہیں اور ہر کام میں ہر انسان کی ایمانداری راست بازی اور منصف مزاجی اور نیکی کا پورا اظہار ہوے اور تمام عالم میں کوئی انسان کوئی فعل خلاف ایمانداری راست بازی منصف مزاجی اور نیکی نکرنے پاویں اور سب کی ترقی اور بہتری کے لیے ایسے طریقہ پر انتظام کریں کہ کسی انسان کو سوائے اپنی بُری کرموں یا بے علمی کی اور کوئی وجہ محرومی ترقی دین اور دنیا کا خیال پیدا نہ ہوسکے اور سب انسان بے فکری سے خود جان اور سمجھکر ہمیشہ ایمانداری راست بازی اور منصف مزاجی اور نیکی میں ترقی کرسکتے ہیں۔

نیکی

سب انسانوں اور دیگر جانداروں اور پرتھوی اور اس کی ہر قسم کی پیداوار کی ترقی اور بہتری کرنی

اور ترقی اور بہتری کرنی والوں ایماندار راست باز منصف مزاج اور نیک انسانوں کی مدد کرنے اور مدد کرانے پر ہر وقت مستعد رہنا اور جو انسان یا دیگر جاندار اپنے کو یا دوسروں کو تکلیف جانے یا مالی یا عزت پہونچانے کے عادی یا در پے ہوں اُن سے اپنی اور سب کی حفاظت کرنا اور حفاظت کرانا اور آئندہ خطرات کو دور کرنا اور دور کرانا اور سب کی ترقی اور بہتری چاہنا اور کرنا اور جھوٹی اور رشوت خواروں اور ناجائز کام یا گفتگو کرنی والوں یا ناجائز طور سے دولت حاصل کرنیوالوں یا لوٹانے والوں یا ٹھگنے والوں یا غلط فہمی سے نقصان رسانی کرنے والوں یا جنھوں نے عیش و آرام یا غفلت یا بے علمی یا کینہ یا حسد یا شیخی یا لالچ یا خوشامد یا خصومت یا بزدلی یا زبردستی یا متعصبانہ یا مذہبی یا غلطی سے ایمانداری راست بازی منصف مزاجی اور نیکی کو چھوڑ دیا یا کم کر دیا یا بھول گئے اُن کی ترقی ایماندار راست باز منصف مزاج اور نیک آدمیوں کے مقابلہ پر نہیں کرنی چاہئے اور اُن کی درستی اور سزا کے لئے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔

دھرم

انہیں کاموں کا نام دہرم ہے انہیں کا نام ثواب ہے یہی خداوند عالم کی انسانوں کے لئے احکامات ہیں جو انسان ان احکامات کی تعمیل کرنے میں ترقی پاتے ہیں وہی انسان بہشت کے مستحق ہوتے ہیں انہیں فرائض انسانی کی ترقی سے خداوند عالم کے سامنے انسان سُرخ رو جاتے ہیں ورنہ جہنم میں جگہ پاتے ہیں یعنی جس قدر انسان عقل سے زبان سے دل سے تحریر سے تقریر سے ایمانداری راست بازی منصف مزاجی اور نیکی میں ترقی کرتے ہیں اُسی قدر وہ انسان دینی اور دنیاوی ترقی پاتے ہیں یہی وہ فرائض انسانی ہیں جو ہر انسان پر خواہ کسی مذہب کا ہو یا لامذہب ہو واجب ہیں ان فرائض انسانی سے کوئی مذہب والا یا لامذہب انکار نہیں کر سکتا اور دیگر طریقہ مذہبی جو انسان اختیار کئے ہوئے ہیں اُن پر سب انسانوں کا اتفاق نہیں ہے اس لئے وہ جدا گانا طریقہ سب پر قابل پابندی یا ناقابل پابندی یا قابل بحث ہیں مجھکو اُن پر کچھ بیان کرنا منظور نہیں ہے مگر جن انسانوں میں یہ طاقتیں فرائض انسانی قائم ہو جاتے ہیں پھر اُن میں کوئی مذہبی جھگڑے قائم نہیں ہو سکتے اور نہ قائم رہتے ہیں اور نہ اُن انسانوں سے کسی انسان کو کوئی خطرہ نقصان رسانی یا بدگمانی

ہوتا ہے سب نیک نیت اور نیک سمجھ ہوتے ہیں خواہ کسی مذہب کے انسان ہوں یا لامذہب ہوں
جس قوم یا ملک یا مذہب میں فرائض انسانی ادا کرنے والے انسانوں کی کمی ہو جاتی ہے اُن کی قوم یا ملک
یا مذہب کی بھی عزت قائم نہیں رہتی اگر کوئی بڑے سے بڑے مولوی یا پنڈت یا پادری یا اور کسی مذہب کے
بڑے عالم ہوں اور اُن کے اندر صفات فرائض انسانی کی نہ ہوں تو دنیا میں اُنکا کوئی اعتبار یا عزت
نہیں کر سکتا علاوہ اُن صفات کے انسانوں کے اندر جو اور طاقتیں ہیں وہ طاقتیں حیوانات میں بھی
انسانوں سے کم نہیں ہیں اگر یہ صفات انسانوں میں پیدا نہ ہوں تو اُن انسانوں سے حیوان کم نہیں
ہیں کیونکہ جن انسانوں میں یہ صفات پیدا نہیں ہوتی خواہ وہ کسی مذہب کے انسان ہوں کوئی کام
انسانی صفت کا نہیں کر سکتے اور جو انسان اپنی وجہ یا کسی اور کے طرفداری سے یا بلا وجہ یا بزدلی یا
متعصبانہ یا مذہبی یا لالچ یا بے علمی یا غصہ یا کینہ یا حسد یا خوشامد یا خصومت سے جھوٹ بولتے ہیں یا سچے
معاملہ کو جھوٹا یا جھوٹے معاملہ کو سچا ظاہر یا بیان کرتے ہیں یا جھوٹ کی تائید یا تجویز کرتے ہیں یا اپنی
غلطی کو تسلیم نہیں کرتے اور اُسکے چھوڑنے کا خیال نہیں کرتے یا دوسروں پر اپنی غلطی کا اثر ڈالتے
ہیں یا انصاف نہیں کرتے یا اصل واقعہ سے کم و بیش ظاہر کرتے ہیں یا اصلیت کے خلاف کامیاب
ہوتے ہیں اُن انسانوں سے تو حیوان بہتر ہیں حیوان جھوٹ تو نہیں بولتے ایسے انسان دنیا میں سخت
نقصان رساں ہیں جھوٹ سب پاپوں سے مہا پاپ ہے میں انڈین سے معافی چاہتا ہوں اور
اپنی رائے ظاہر کرتا ہوں کہ میری رائے میں اس قسم کے جھوٹے انسانوں کی تعداد اور طاقت انڈیا
میں بہت زیادہ نظر آتی ہے (یہی باعث بربادی ملک اور ذلت کا زیادہ نظر آتا ہے) اس لئے ملک
کی ترقی حکومت خود اختیاری تک گو پولٹیکل جماعت کے حوصلہ اور گورنمنٹ کے طرز عمل سے ناممکن
بیان نہیں کی جا سکتی مگر سخت دشوار ہے کیونکہ خواہش سلطنت خود اختیاری کے ساتھ فرائض انسانی
ایمانداری وغیرہ جو اوپر تحریر ہو چکی ہیں اُن کی ترقی کا اب تک کوئی انتظام نہیں کیا اور جو انتظامات
اب تک ظہور میں آئے اُن سے کوئی تدبیر یا تجویز ترقی فرائض انسانی کے نظر نہیں آتے جو انسان
فرائض انسانی اول قائم کرنے میں کوشش کر کے کامیاب نہیں ہو جاتے تب تک ایسے انسانوں کو ترقی
کرنے کی عقل اور بہتر ذرائعہ میسر نہیں ہوتے اور اگر کوئی صورت بلا ترقی فرائض انسانی کی ترقی حکومت

اختیار سلطنت خود اختیاری اور اختیار مزید کی ترقی ہوتی جارہی ہے اور ساتھ ہی ایمانداری راست بازی
اور منصف مزاجی اور نیکی کم ہوتی جارہی ہے ایمانداری تو پہلے ہی کم ہو چکی جب سے اختلاف مذہبی
شروع ہوئی اور سب کا باہم ملکر ایک طریقہ ادائیگی فرائض انسانی دین اور دنیا چھوٹ گیا اور باہم سب
انسانوں کو مسلا کر...... ایک ہی طریقہ مذہبی اور ایک ہی سلطنت اختیار کرنے کا خیال جاتا رہا
مگر موجودہ زمانہ کی خیالات اور اختلافات اور بے اعتباری اور خود غرضی اور غلط فہمی سخت حیران
و پریشان کرنے والے ہو ایسا وقت جیسا کہ اب موجود ہے ہمیشہ مزاحم ترقی ہوتا ہو اس لئے اوّل
سب کو ایمانداری راست بازی اور انصاف پسندی اور نیکی میں جو کمی ہوگئی ہے یا ہو رہی ہو اُسکو
ترقی کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے اور جو وجوہات فرایض انسانی کی ترقی میں مزاحم ہوں اُن کو پوری طاقت
اور اتفاق رائے سے اور فتویٰ اور دھرم شاستر اور فرمان شاہی سے ایک ہی دن میں دور کرنے کا
انتظام کرنا چاہیئے یہی اصلی ترقی ہے اور مزید ترقی کرنے کا ذریعہ ہے فرائض انسانی کے ترقی کرنیسے
سب غلط فہمی دور ہوجاتی ہے اور سب جان لیتے ہیں کہ دنیا میں جسقدر انسان ہوتے ہیں اُن کو
ترقی کرنے کا پورا حق حاصل ہے اور جب سب ترقی پر ہوتے ہیں تو سب راجہ و پرجا سب کی بہتری
اور ترقی کے کام کرنے کے عادی ہوجاتے ہیں مگر جو انسان فرائض انسانی ادا نہیں کرتے وہ تو
پھر بھی ذلیل رہتے ہیں اور اُن کو حق سلطنت خود اختیاری ہرگز نہیں ملتا اور نہ ایسے انسانوں
کو حکومت لینا چاہیئے وہ غلط فہمی سے اور بربادی زیادہ کرینگے اور گناہگار بنینگے جو انسان اوّل
راست بازی اور انصاف پسندی اور نیکی ملکر باہم قائم نہیں کرسکتے اور طریقہ راست بازی وغیرہ سے
اپنے کو حقدار ترقی نہیں بناتے اُن کی عقل کی رسائی مثل بندر کی رہتی ہے کہ اپنا گھر تو نہیں بنا سکتی
دوسروں کے بنائے ہوئے گھروں میں رہتے ہیں اور اُنکے بھی نقصانات کرتے ہیں ایسا طریقہ انسانونکو
لئے سخت گناہ ہے انڈین کے حالات اور عادات سخت پریشان کرنے والے ہیں میں اُن کو تحریر
کرنے کے لئے طیار نہیں ہوں مگر بقدر ضرورت اس امر کے کہ غلط فہمی کم ہوجاوے کچھ لکھنے پر مجبور
ہوں کہ ہر شخص اپنے آپ کو شریف ذات یا شریف جانتا ہو مگر شریف وہی شخص کہا جاسکتا ہو یا مانا
جاسکتا ہو جو ایماندار راست باز منصف مزاج اور نیک ہو اگر کوئی شخص محض اپنی مذہبی طریقہ سے یا
ذات سے یا خاندان سے اپنے کو شریف کہتا ہے تو اُس کو خود خیال کرنا چاہیئے کہ یہ شرافت اُس کی ذاتی

نہیں ہی بلکہ اس کی بزرگوں کی ہی یہ سمجھکر اس کو خود سرمندہ ہونا چاہیے اور خود بھی اپنے بزرگوں کیطرح
فرائض انسانی اداکر کے شرافت حاصل کرنا چاہیے بقول شیخ سعدی پدرم مراسلطان بود و تراچہ
مجھکو خوف ہے کہ انڈین اس تسلیم کرنے پر ناراض ہونگی کہ ہم انڈین ہی دنیا میں ایسے انسان نظر
آتے ہیں کہ باوجود سب اپنے کو شریف جان کے بھی شرافت کا خیال نہیں کرتے یعنی فرائض انسانی
صحیح طور پر ادا نہیں کرتے اس لئے انڈین خود تباہی ملک کے ذمہ وار ہیں اس غلطی کو تسلیم کرنے پر
مجھ سے کوئی صاحب ناراض نہ ہوں میں اس تسلیم کرنے پر اسوجہ سے مجبور ولاچار ہوں کہ میری دل
میں اس کا کافی ثبوت موجود ہی کہ دونیا میں ہمارے برابر کوئی ملک ذلیل و پریشان حال نہ ہوگا اگر
میں اس پریشانی اور ذلالت کی وجہ اپنے ملکی بھائیوں کے فرائض انسانی ادا نہ کرنیکا نتیجہ خیال
نہیں کرتا تو خداوند عالم کو نامنصف کہنا ہے جو سخت گستاخی ہے اور یہ امر بھی قابل غور ہے
اور میں معافی چاہتا ہوں اور ظاہر کرتا ہوں کہ انڈین انگریزی داں کی جانب سے عام شہرت
یا خیال ہے کہ انڈین نیشنل کانگریس اور مسلم لیگ اور دیگر سوسائٹیاں اور کمیٹیاں ملک کی بہت
ترقی کر رہی ہیں مگر مجھکو اس شہرت سے اتفاق نہیں ہے بلکہ تنزل کر رہی ہیں اگر انہوں نے کوئی
ترقی کی تو محض سالانہ جلسوں کے نمائشی عزت افزائی اور خالی زوردار تقریروں اور تحریروں
پر ختم ہی یا کسی کسی انسان کے ذاتی یا مالی یا حکومتی ترقی پر مبنی بیان کی جاسکتی ہے جو ہونا چاہیے
نہیں ہوا یا نہیں کیا یا نہیں کرتے یا نہیں کر سکتے یا غلط فہمی ہو رہی ہے لاکھوں کروڑوں ملکی
سرپرست اور بھائی ترقی کے لئے ترستے چلے گئے اور چلے جارہے ہیں اگر صحیح طریقہ پر کام کیا جاتا
تو کیا وہ صاحبان ترقی اپنے ہاتھوں سے نہ کرتے مجھے افسوس ہے کہ وہ سب ترقی کا مونہہ نہ دیکھ
سکے (غور کرو اور سوچو جب تک فرائض انسانی ادا کرنے میں جو انسان یا کل ملک والے کمزور رہتے ہیں
یا کوتاہی کرتے ہیں اُن کی ترقی نہیں ہوسکتی) اور جو انسان یا کل ملک والے فرائض انسانی ادا کر تے ہیں
ترقی کرجاتے ہیں اُن کو دنیاوی کوئی طاقت ترقی سے روک نہیں سکتی) مجھے افسوس سے لکھنا
پڑتا ہے مگر غلط فہمی رفع کرنے کے لئے لکھنا ضروری ہے کہ شاید بعض انڈین کا یہ خیال ہو گیا ہی کہ انکی
بڑی تعداد انڈیا میں قریباً ۳۱ کروڑ موجود ہے اور ملک والے جن کی تعداد کم ہے وہ انڈین کو
تابع رکھنے کے مستحق نہیں ہیں اور شاید یہ بھی خیال ہو گیا ہے کہ اب انڈین تحریر و تقریر قانون انگریزی

اوروں سے کم نہیں رہے۔ مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انڈین لیڈروں نے ملکی ترقی کیا کی اور ترقی کے
خیالات والے انسانوں سے ملکی ہمدردی پیدا ہونے کا کیا سامان کیا گیا ہے اس کا جواب
صاف یہی معلوم ہوتا ہی کہ ترقی ملکی یا قومی وغیرہ سب کا انحصار ترقی فرائض انسانی پر ہے اور ادائیگی
فرائض انسانی سے انسانی ہمدردی پیدا ہوتی ہے اور ادائیگی فرائض انسانی میں انڈین نے
اب تک کوئی ترقی نہیں کی بلکہ روزانہ کمی ہوتی جارہی ہے جو انسان فرائض انسانی ادا نہیں
کرتے وہ قدرتی طور سے مثل حیوانوں کے شمار ہوتے ہیں اور حیوانوں کی شمار خواہ کسی قدر زیادہ ہو
اُسکے تابع رکھنے کے لیے چند انسانوں کی تعداد کافی ہوتی ہے اور اگر وہ چند انسان ایسے انسانوں
کے جو مثل حیوان ہوں مدد یا حفاظت نہ کریں تو خود باہم اُنکے لڑائی جھگڑہ اور لوٹ مار اور
ناحق خون ریزی ہو ہو کر بربادی ہوتی رہتی ہے جس کی تفصیل بیان کرنے کی مجھکو ضرورت نہیں
ہے انڈین اپنی عادتوں اور طریقوں سے سب واقف ہیں اور جو ناواقف ہوں وہ سب
سرکاری دفتروں سے وقفیت حاصل کر سکتے ہیں انڈین سے ایک منٹ بھی خیریت اور انصاف اور
نیکی قائم رہنے کی اُمید نہیں ہو سکتی پھر ترقی کی اُمید کا سوال گم ہو جاتا ہے انڈین نے اس قدر اور
ضرور ترقی کی کہ اپنے تحریروں اور تقریروں میں اس قدر زیادہ بیان کرتے ہیں یا رزولیوشن پاس
کرتے ہیں جس کی وہ خود تعمیل نہیں کرتے یا نہیں کر سکتے اوروں پر اس کا کیا اثر ہو سکتا ہی اور نہ
کوئی تعمیل کرتا ہے جیسا کہ ترک تعلقات وغیرہ اگر کسی ایک دو صاحب نے ترک وکالت کردیا تو
کیا رزولیوشن کی تعمیل ہو سکتی ہے جب تک سب ترک وکالت نہ کردیویں گو یہ حصہ رزولیوشن ترقی
ملک کے لئے مفید ہے میں اور بہت سی باتوں کا ذکر چھوڑ دیتا ہوں اور محض اپنے ملک والوں کی
ذاتی اغراض بیان کرتا ہوں کہ کیا مسئلہ بائی کاٹ مال ولایتی کی نسبت انڈین برطانیہ اور یوروپ وغیرہ
کی تعلیم و تربیت کا یا اُنکی زبان و سندات امتحانی کا یا اُن کی ملازمت کا یا اُنکی عدالتوں کا یا اُنکی نقل
کا یا اُن کے جہازوں کا یا ریل گاڑیوں کا یا تار کا یا ڈاک کا یا موٹر کا یا بائیسکل کا یا اور ہزاروں چیزوں کا
جن پر روزانہ سب کی زندگی کا دارمدار ہے جیسے پانی آیا امیدہ بھی تو ولایتی انجنوں اور مشینوں سے طیار
ہوتا ہی چھوڑ سکتے ہیں اس کا جواب یہی ہو سکتا ہی کہ اگر ہم خود یہ کام کر سکتے ہیں تو چھوڑ بھی سکتے ہیں
اسکا جواب بھی صاف ہی کہ اب تک جو طریقہ ترقی انڈین اختیار کئے ہوئے ہیں اُن سے ایسی کاموں کی

کرنے کی اُمید قیامت تک نہیں ہوسکتی تو قیامت تک چھوڑ بھی نہیں سکتے نتیجہ اسکا یہی برآمد ہوتا
ہے جس کام یا چیزوں سے فائدہ یا آرام ہوتا ہے وہ کسی سے چھوڑی نہیں جاتی مگر جائز یا ناجائز کا خیال
ضرور کیا جاتا ہے مگر انڈین تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ طاقت یا خیال ناجائز کام یا محض بناوٹی
چیزوں کو بھی چھوڑنے کی نہیں رکھتے ہیں جھوٹ بولنا نہیں چھوڑتے رشوت لینا نہیں چھوڑتے متعصبانہ
عادت مذہبی نہیں چھوڑتے وکالت سے روپیہ کمانا نہیں چھوڑتے باہمی رنج وملال حسد رکھنا اور
بڑھانا نہیں چھوڑتے بے علمی نہیں چھوڑتے انگریزی زبان نہیں چھوڑتے انگریزوں کی فضول عادات
نہیں چھوڑتے مذہبی نام سے لڑائی وجھگڑا نہیں چھوڑتے جھوٹی شیخی اور بناوٹ اور اپنی خراب عادت
نہیں چھوڑتے جو ملکی ترقی اور بہتری کے لئے کوئی رقم کسی کے قبضہ میں ہے وہ بھی اکثر نہیں چھوڑتے
مقدمہ بازی نہیں چھوڑتے اور بے شمار خرابی نہیں چھوڑتے کہاں تک شمار کروں مگر ایک بات اور
بھی ظاہر کرتا ہوں کہ باوجود رزولیوشن بائی کاٹ مال ولایتی شراب ولایتی کو بھی نہیں چھوڑتے پھر
اور انڈین سے کیا اُمید ہوسکتی ہے محض یہی کہ ایمانداری راست بازی منصف مزاجی اور نیکی کو
چھوڑ دیا اور چھوڑ رہے ہیں چھوٹے آدمی علاوہ کری کام نہیں کرتے جھوٹے کہلاتے ہیں پھر بڑے آدمی
بھی غلط کہنے سے عزت نہیں پاتے ہیں اور کیا کوئی انسان ایسے انسانوں سے خوش ہوسکتا ہے
یا ترقی کی اُمید کرسکتا ہے جو عام طور پر غلطی کرنے والے ہوں یا جو تجویز کریں اُسپر خود عمل نہ کریں یا حکومت
یا کام متعلقہ میں غیر شرافت گفتگو یا طرز بود یا عادت ناشائستہ اختیار کرنے والے ہوں یا جھوٹ
بولنے والے ہوں یا نامنصف ہوں یا رشوت خوار ہوں یا رشوت دلانے والے ہوں یا ناجائز طور سے
دولت حاصل یا ترقی کرنے والے ہوں یا اپنی دولت کی یا کسی انسانکی دولت وعزت کھونے والے ہوں
یا روپیہ کے لالچ سے دھار مک یا ادھار مک کام کرنے والے ہوں یا رشوت سُتانے اور سب ناجائز
کاموں کو بند کرکے ترقی کرنے کی کوشش کرنے والے نہ ہوں وغیرہ وغیرہ سے اور اگر بیان کیا جاوے
کہ ایسے انسانوں سے بھی سب انسان خوش ہیں تو وہ ایسا بیان کرنے والے بھی اُسی قسم کی انسان
ہیں جو جھوٹ وغیرہ بولنے سے پرہیز نہیں کرتے یہ دوسری بات ہے کہ داب ناجائز یا بے علمی یا ناسمجھی سے
کوئی انسان بول نہیں سکتے اس لئے ترقی نصیب نہیں ہوتی اس کا ثبوت بھی صاف طور پر نظر آتا

اور پریشانی اور ملال میں کل انڈین کے اضافہ ہوتا جارہا ہے اور یہاں تک اضافہ ہوا کہ گورنمنٹ بھی ان تکلیفوں کو محسوس کر رہی ہے دنیا میں کوئی گورنمنٹ یا انسان ایسا نہیں ہے اور نہ ہوسکتا ہے جسکو خواہش ترقی نہ ہو میں بھی اُن میں ایک انسان ہوں میری خواہش بھی ترقی کی ہے مگر میری رائے ہی کہ خداوند عالم کا حکم ہے کہ ترقی جبب ہی ممکن ہوسکتی ہے کہ جب وہ انسان جو ترقی کرنے کی خواہش کریں سب فرائض انسانی ادا کرنے پر مستعد ہوجاویں اس لئے خواہش ترقی کی حاصل کرنے کے لئے اوّل اپنی ملکی ترقی جو ہم سب کی اختیار میں ہے اور کرسکتے ہیں فرائض انسانی کی ساتھ ادا کریں اور اپنی غلطیوں کو چھوڑ دیویں اور جو انسان اپنی غلطیوں کو دور نہیں کرسکتے یا اپنی غلطیوں کو نہیں سمجھتے وہ انسان یا جماعت دوسروں کی غلطی کو دور نہیں کرسکتے اور نہ غلطیوں کو سمجھ سکتے ہیں دوسروں کی غلطی دور کرنے کے لئے وہی آلہ ہے جو اپنی غلطی دور کرنے کے لئے بیکار ثابت ہو رہا ہی اس لئے اول سب انسانوں کا فرض اپنی غلطیوں کے دور کرنے کا ہے تو پھر سب غلط فہمی دور ہوجاتی ہے اور سب انسان آپس میں شیر و شکر ہوجاتے ہیں قبل اس کے کہ میں خواہش سلطنت خود اختیاری کی نسبت اظہار خیال کروں اول اس امر کی ظاہر کرنے کی ضرورت ہے کہ انڈیا میں دو قومیں آباد ہیں اُن کا طریقہ اور عادت کیا ہی اور اُس کی شہادت اور مختصر نوٹ کہ موجودہ حالت میں سلطنت خود اختیاری ملک کے لئے مفید ہے یا نہیں۔

ہندوؤں کے طریقہ اور عادت

ایک قوم ہندو نام سے مشہور ہے جس کا مذہب ویدوں کے موافق بیان کیا جاتا ہے مگر ویدوں کے جاننے اور سمجھنے والا انسان کوئی کوئی ہے اسوجہ سے اس قوم کی مذہبی رفتار اور صدہا کتابوں اور ہزاروں قصہ کہانیوں پر منحصر ہے جن کا رواج صدہا ذات الگ الگ اور طریقہ مذہب بھی جُدا جُدا اور ہزارہا ناموں سے موسوم ہیں ہر ایک ذات کا آدمی دوسری ذات والوں سے اپنی ذات کو اعلیٰ جانتے ہیں اور اسپر بھی بس نہیں ہے ہر آدمی ہر آدمی کو ادنیٰ اور حقیر خیال کرتے ہیں اور جو اپنی ذات کو اعلیٰ صفات والا خیال کرتے ہیں وہ تو انسانوں کو بھی بلا قصور پامال کرتے ہیں زندہ انسانوں کو جلا دینے اور مار ڈالنے اور تمام عمر قید سخت رکھنے اور پیدائش انسانی کی عدم و قطع

کرکے کو دھرم جاتے ہیں کروڑوں بیوائیں بے بس لاچار عورتیں آگ میں زندہ پھونک دیں کروڑوں کو زبردستی یا دھوکہ سے زہر پلا کر موت کی گھاٹ اُتار دیا کروڑوں معصوم کنیائیں مار ڈالے اور مالی لالچ سے بھی بوجہ ناواقفیت دھرم مذہبی سے لاکھوں کو مار ڈالا گو سلطنت کمپنی برطانیہ کے زمانہ سے ایسا کرنے کی نسبت پابندیاں ہیں مگر جذبات اور عادت وہی ہے آج تک خود کوئی انتظام ترقی یا معمولی بھی نہیں کیا اور نہ اوروں کو کرنے دیتے ہیں تمثیلاً اگر کنیا کا بر مر جائے تب بھی کنیا کو سب مرد و عورت باشوہر اختیار دوسری شادی کا نہیں دیتے اور اُس کو بے شوہر کہتے ہیں اور مردوں کو ہر حالت میں اختیار ہے کہ خواہ صدہا عورتوں سے شادی کریں یا بربادی کریں مگر قدرتی طور سے مرد و عورت دونوں کا حق مساوی ہے اور جو اقرار باہمی مرد و عورت کا ہوتا ہے اُسکی پابندی دونوں پر یکساں واجب ہے عورتوں کو تعلیم و تربیت نہیں دیتے اور خود بھی تعلیم و تربیت نہیں پاتے اور ایمانداری اور راست بازی اور منصف مزاجی اور نیکی کی ترقی کرنے کے لئے اُن کو کوشش کرنے کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی جبکہ قریباً سب مرد و عورت خواہ تمام زندگی گناہ کرتے رہیں یا اور انسانوں تک کی بربادی کرتے رہیں تب بھی گناہوں سے نجات یعنی بہشت میں جانے کے لئے تمام انڈیا کی شرق سے غرب تک اور شمال سے جنوب تک اس حصہ پرتھوی کی قریباً تمام دریاؤں اور بہت سے جوہڑوں یا اور پانی میں روزانہ اشنان کرنے یا سورج کی طرف اپنے ہاتھوں سے پانی ڈالتے رہیں یا تمام بت خانہ یا تصویر چھوٹی بڑی بیشمار جو اینٹ پتھر لکڑی چونہ مٹی تانبا پیتل یا اور سب مٹی اور دھاتوں کی بت یا بت خانہ جو پہلے کاریگر بنا چکے ہیں اور اب روزانہ بنا رہے ہیں اور جو ہمیشہ بناتے رہینگے جو سب بے جان پرتھوی کی چیزوں سے بطور فوٹو انسانی یا حیوانی یا دیگر جاندار یا بطور کھیل کھلونہ کسی کا دھڑ کسی کا سر کسی کا ہاتھ کسی کا پیر یا محض گولائی سے بنے ہوئے ہیں اُن کی پرستش یا اُن سب کے لئے اور اُن کے محافظوں کے لئے اپنا دھن اور مال لٹانے یا خرچ کرنے سے یا درخت بڑ پیپل آدی کے پرستش یا اُن مقامات اور بت خانہ اور تصویروں اور درختوں کے پاس کسی اور قوم کے آدمی راستہ بھی چلے جائیں تو اُن سے لڑائی جھگڑا اور مقدمہ بازی کرنے سے یا چھوڑ بکرہ وغیرہ کالی دیوی وغیرہ پر ذبح کرنے یا ذات برہمن یا بیکاروں کو مال لٹانے سے یا بالعوض روپیہ ذات برہمنوں سے جپ تپ کرانے سے سمجھتے ہیں اور بعد مرنے کے بہشت تک جانے

کے لئے راستہ صاف بذریعہ پنڈوں اور گڑ پران اور متوفی کے قائم مقاموں کا محض تجزوی مال
لٹانے سے مانتے ہیں اور اگر اپنے خاندان کی مردہ جسموں کی روح سے کوئی خاندانی انسان ملنا چاہیں
یا اُن کو کچھ دینا چاہیں تو یہ بھی ضایع گیا اور پریت سیلا ہر دوار یا اور سب مقامات پر بذریعہ وہاں کے
رہنے والوں ذات برہمنوں بھادوں اسوج میں ۱۶ دن دہن اور کھانا دینے سے ہو سکنا جانتے ہیں اور
یہ سب کام کرنے میں سب انسان تا زیست روزانہ مستعد رہتے ہیں اس لئے ترقی ایمانداری راستبازی
اور منصف مزاجی اور نیکی میں ترقی کرنے کی ان کو فرصت نہیں ملتی کو ورنہ ان کی ترقی کی انکو کوئی
ضرورت باقی رہتی ہے اور باہم جھگڑہ فساد رکھتے ہیں اور جو کوئی ویدوں کا جاننے والا یا بیان کرنیوالا
انسان ہو اس کو پریشان کرتے ہیں اس لئے ہر آدمی اپنے من مانی اور بہکانے سے جدا جدا طریقہ
پر چل رہے ہیں جس سے سب میں خیالات ناجائز اور جدائی اور نفرت روانہ بڑہتی جا رہی ہیں موجودہ
حالات میں سب کی ترقی کرنے کی ان میں عادت وطاقت نہیں رہی بلکہ اپنے فائدہ کی لئے یہ دوسروں
کے نقصان رسانی میں دریغ نہیں کرتے اور جن ذاتوں یا انسانوں کو یہ ادنیٰ اور کمزور پاتے ہیں اُنکو
پریشان کرتے رہتے ہیں اور خود ہمیشہ کھیل و تماشہ میں رہنا اور میلوں میں جانا اور دن میں چراغ جلانا
اور جاہلوں اور بھیک مانگنے والوں کو مال لٹانا اور لوٹنے میں مشغول رہتے ہیں یہ نقل شاید اسی
قوم کی مشہور ہے کہ ہفتہ کے سات روز اور نو تہوار ہوتے ہیں اور معاملات مالی میں بھی دھرم شاستر
کی پوری تعمیل نہیں کرتے اور غریبوں یا دوسری مذہب والونکے پاس آنے یا پاس جانے یا اور ملکوں میں جانے سے
ایمان جاتا رہنا مانتے ہیں ایسے ایسے وجوہات مذکورہ اور نیز دیگر وجوہات سے یہ قوم اپنا راج
بہت عرصہ ہوا کھو چکے ہیں اور اب ان حالات میں پہلے سے جذبات زیادہ ہیں۔

نوٹ اگر ان کو سلطنت خود اختیاری بھی مل جاوے تو جو انکی عادت ہے اس کی اور ترقی
ہو گی ایمانداری راست بازی منصف مزاجی اور نیکی کی ترقی کی اُن سے اُمید نہیں ہے اس لئے سلطنت
خود اختیاری اُنکے ہاتھوں میں جانے کی نسبت ملکی خواہش کا خیال کرنا سخت غلطی ہے البتہ یہ قوم اول
اپنا خود انتظام سب ملکر ادائیگی فرائض انسانی قائم کر لیویں اور پھر دوسری قوموں سے ملکر انتظام فرائض
انسانی کریں یا گورنمنٹ یا ملک والے ایسا انتظام کرا دیویں تب سوال حکومت مناسب طریقہ پر
طے ہو سکتا ہے۔

مُسلمانونکے طریقہ اور عادت

دوسری قوم مسلمان جنکا مذہب حضرت محمد صاحب کے زمانہ تیرہ سو چند سال سے چند کتابوں ازنام قرآن شریف اور حدیث پر صاف طور پر مبنی ہے اس مذہب والوں میں باہمی اتفاق ہے سب کا طریقہ مذہبی ایک ہی گو کوئی معمولی اختلاف ہو اپنی مذہبی انسانوں تک ان میں ایمانداری راست بازی اور انصاف پسندی اور نیکی پائی جاتی ہے گو عورتوں کے اور مالی معاملات میں پوری پابندی نظر نہیں آتی اور دوسری قوموں کے لئے صاف طور پر پائی نہیں جاتی کیونکہ یہ قوم اپنی طریق مذہبی میں اپنے آپ کو سب قوموں سے وحدانیت میں اعلیٰ خیال کرتے ہیں اور سب کے دلوں میں یہ خیال مضبوط ہو گیا ہے کہ احکامات آلہی کی جاننے اور سمجھنے والے دنیا میں ان سے زیادہ کوئی مذہب والے نہیں ہیں اس لئے اُن کے خیال کے موافق دنیا میں اُن کو کسی دوسری قوم سے ملکر ترقی ایمانداری کرنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی اور نہ دوسری قوموں کے لئے اُن کو ترقی راست بازی اور انصاف پسندی اور نیکی کی ضرورت ہے جبکہ یہ خیال اُن کے دلوں میں روزانہ ترقی پر پایا جاتا ہے کہ گناہوں سے معافی روزہ و نماز یا حج یا دعا یا دوسری جانداروں کے ذبحہ کرنے سے اور مسجد یا مقبرہ تعمیر کرنی اور دوسری قوموں کو اُن کے مذہبی مراسم کے ساتھ راستہ عام وغیرہ پر چلنے سے مزاحم ہوتی اور تعزیہ داری بڑے بڑے پیمانہ پر کرنے اور حضرت کی شفارش سے جو محض مسلمانوں کے کرنیکے ماننے ہیں۔ اور قرآن شریف اور حدیث کے خلاف بیان کرنے والوں یا نہ ماننے والے انسانوں کو مارنے یا لوٹنے یا حیران پریشان کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

نوٹ

اگر ان کو سلطنت بھی مل جاوے تو انہیں حالات میں اور زیادتی ہو گی سب کے ساتھ یکساں طریقہ ایمانداری و راست بازی منصف مزاجی اور نیکی کی اُمید اُن سے دل قبول نہیں کرتا دوسری قوموں کا اُن کے لئے خواہش سلطنت خود اختیاری کرنا خالی از بحث ہے البتہ یہ قوم خود اور دوسرے ملکر انتظام ادائیگی فرائض انسانی کر لیتے یا گورنمنٹ انتظام کرا دیتے تو پھر جذبات جدائی اور نفرت مذہبی نام سے قائم نہیں رہ سکتی تو پھر یہ انتظام حکومت جس طرح خیال کیا جاتا مناسب ہوتا اور

مناسب ہوسکتا ہی۔

عام حکم خداوند عالم

جن انسانوں میں ایمانداری راست بازی منصف مزاجی اور نیکی زیادہ ہوتی ہے سلطنت اور ترقی دنیاوی اُن کو ملتی ہے اور جب تک یہ صفات اون انسانوں میں قائم رہتی ہیں سلطنت اور ترقی قائم رہتے ہے اور جس قدر یہ صفات ترقی کرتی رہنگی اون کی اور مزید ترقی ہوتی رہینگی اور جن انسانوں یا ملکوں میں فرائض انسانی ادا کرنے کی طاقت میں کمی ہوجاتی ہے وہ پائی ہوئی سلطنت بھی قائم نہیں رکہہ سکتے اور جب تک سلطنت کو غلط فہمیوں سے خود برباد نہیں کردیتے اُن کو مثل معمولی انسانوں کی کبھی چین نہیں ملتا جب سلطنت اُن سے جاتی رہتی ہے تب اُن کو چین معلوم ہوتا ہے قدیم سے سلطنت جن کو نام اب بہت ہیں اُن کی سلطنت آریہ نام سے تھی جن کے زمانہ میں محض پرتھوی پر سرکاری مالگذاری تھی اور کوئی ٹیکس یا کورٹ فیس وغیرہ نہیں لیا جاتا تھا اور وکیل تھے اس لئے کسی کو محنتانہ و شکرانہ بھی دینا نہیں ہوتا تھا اور نہ مقدمات کے اس قدر ضرورت تھی اس سلئے یہ خیال صاف طور پر جاتا ہے کہ پہلے انسان ایماندار راست باز منصف مزاج اور نیک زیادہ ہوتے تھے جب ان کی ان طاقتوں میں کمی آگئی ملک میں نااتفاقی پیدا ہوگئی تب سلطنت خود آریوں نے اُن لوگوں کو جو مسلمان ہوگئے تھے پہونچا کر چین پایا مسلمانوں کے سلطنت بھی عرصہ تک قائم رہی اور انتظام سلطنت بدستور قدیم جاری رہا بالآخر دونوں قوموں میں نااتفاقی پیدا ہوگئی جو طاقت فرائض انسانی کم ہوجانے کا ثمرہ ہے تب دونوں قوموں نے سلطنت انڈیا ایسٹ انڈیا کمپنی کو پہونچانے میں جن کا مذہب قریباً دو ہزار سال ہوئے حضرت عیسٰی صاحب کے موافق ہوگیا تھا کافی امداد کیا اور زمانہ غدر ۱۸۵۷ء تک سلطنت باامن کامیاب رہے ان حالات کے کافی شہادت موجود ہے اور سب واقف ہیں مجھے زیادہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس وقت تک دونوں قوم میں انتظام سلطنت یوروپین کے ہاتھ میں رہنے سے رضامند رہی۔

بے اعتباری انڈین

۱۸۵۷ء میں انڈین نے غدر کر دیا یوروپین شاہی قوم کے بے قصور مردوں اور عورتوں اور معصوم بچوں کو قتل کیا قید سخت کیا اور بھی جو ظلم ہو سکتے تھے کیے خزانہ لوٹے جیلخانے توڑے بہت سپاہ اور ملک والوں نے بغاوت اختیار کی انڈین مالداروں دوکانداروں اور بیکس مردوں عورتوں بچوں کو قتل کیا اور لوٹا یہ تمام حرکات مجرمانہ اور ظالمانہ صاف طور پر بدنیتی سے کی گئی جس سے گورنمنٹ اور پبلک نے یہ اچھی طرح جان لیا کہ انڈین میں منصف مزاجی اور نیکی نہیں رہی اور ملک کا بھروسہ گورنمنٹ برطانیہ پر ہو گیا جس نے حفاظت جان اور مال کی ایسے زمانہ کے بعد اگر گورنمنٹ برطانیہ نے سلطنت انڈیا اپنے ہاتھ میں لی کر حسب بیان پولیٹکل سوسائٹی رعایا کو تدابیر کم قوت بنانی کی اختیار کی یا کوئی قانون ایکٹ اسلحہ وغیرہ بنایا تو وہ سب مناسب وقت کے لئے لازمی تھا بقول شیخ سعدی

اجواز تو ہے یکے بید انشی کرد ۱ ۔۔۔ انہ کہ را منزلت ماندنہ بہ را ۔۔ ا

ان ظالمانہ مجرمانہ افعال میں دونوں قوم کی آدمی شریک تھے ان کے افعال خود شاہد ہیں کہ اگر گورنمنٹ یا ملک والوں کو انڈین پر کچھ اعتبار تھا تو وہ بھی جاتا رہا۔

کیا غدر ۱۸۵۷ء عیسوی کے بعد انڈین اعتبار پھر قائم ہو گیا

اب سلطنت خود اختیاری کے لئے دیکھنا ہے کہ غدر ۱۸۵۷ء میں گورنمنٹ اور انڈین اور یوروپین پبلک کا انڈین غدری جو اعتبار جاتا رہا تھا وہ پھر قائم ہو گیا ہے یا نہیں اس کا جواب نہ دارد ہے بلکہ درمیانی زمانہ کے حالات اور واقعات دیکھتے ہوئے جس سے سب واقف ہیں مجھکو تحریر کرنے کی ضرورت نہیں اُن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بے اعتباری کا روزانہ اضافہ ہوتا جا رہا ہے بجائی اعتبار ایمانداری راست بازی اور منصف مزاجی اور نیکی پر منحصر ہے اور ان میں زمانہ غدر سے اب تک روزانہ کمی ہوتی جا رہی ہے زمانہ غدر میں بے شمار انسان ایسے موجود تھے جنہوں نے سب کی حفاظت جان اور مال کی کوشش کی اور بعد زمانہ غدر سے اب تک جو حالات اور واقعات اور طریقہ اور نیت نظر آتے ہیں تو یہ قیاس پیدا ہوتا ہے کہ خدا نہ کرے اگر اب کسی وقت غدر ہو جاوے اور ہوائی جہاز و

اور توپ بندوق اور دیگر ذرائعہ جنگی سامان سے غدر نہ دبایا جاوے تو جب تک آدمی کو آدمی پامال نظر آتا رہے غدر بند نہ ہوگا اور محض مطلق جاہل اور عالم جاہل جو خاص جاہلوں کی معاون و مددگار ہوں باقی رہ سکتے ہیں بدیں وجوہات انڈین اعتبار اب تک قائم نہیں ہوا بلکہ بے اعتباری کا اضافہ ہوا اور ہوتا جارہا ہے۔

غلطی یوروپین اور بعض انڈین

بعد غدر ۱۸۵۷ء گورنمنٹ برطانیہ نے تعلیم انگریزی کی انڈین کے لئے ترقی کی اور اس تعلیم و تربیت دینی کا راز چھپا ہوا نہیں ہے گورنمنٹ نے یہ منظور کرلیا کہ ایک معمولی تعداد انڈین تعلیم و تربیت انگریزی پاکر انگریزی طریقہ پر اُن کے ساتھ ملکر کام کرنے کے قابل ہو اور اس تعلیم انگریزی سے گورنمنٹ نے یہ فائدہ بھی نکال لیا کہ انگریزوں کو ہندی اور اردو زبان دانی کی ضرورت نہ ہوگی تمام دفاتر اور کام انگریزی میں ہوجاوینگے مگر اس طریقہ کے اختیار کرنے میں گورنمنٹ اور انڈین دونوں سے سخت غلطی ہوئی جس کا نتیجہ خراب دونوں ملکوں کے لیئے بہت جلد ظہور میں آیا اور جو بجز روزانہ خرابی اور بے اعتباری بڑھتی جارہی ہے اور برابر بڑھتے رہنے کے آثار نظر آتے ہیں اور جب تک یہ غلطی دونوں ملک والے اپنی دور نہ کردیویں گے خرابی جو موجود ہے ہمیشہ بڑھتی رہے گی۔

انڈین نے اپنی غلط فہمی اور خود غرضی اور خود نمائی سے انڈین کو ذلیل کیا اور کر رہے ہیں

جن انڈین نے انگریزی تعلیم و تربیت پائی بیشتر نے اپنی آمدنی اور عزت افزائی کے لئے دو کام عز یاد پسند کیے ایک وکالت اور ان کے نیابت دوسرا ملازمت سرکار اس طرح رفتہ رفتہ انگریزی داں انڈین تمام ابتدائی محکموں اور عدالتوں اور اعلی محکموں اور عدالتوں میں داخل ہوگئے اور اب وزارت تک پہونچ گئی اور وکیل جو اُن کے ہم جنس ہیں بلا اُن کی امداد وکالت کی کسی محکمہ یا عدالت میں ابتدا سے انتہا تک تمام انڈیا کی قریباً ۳۱ کروڑ سے زیادہ انسان کوئی کام سرکاری اپنا خود نہیں کرسکتے اس

طریقہ سے تمام انڈین پبلک کی زبان بند اور عقل گم ہوگئی اور خود سمجھ سوچکر کام کرنے کا خیال جاتا رہا
اور ان دونوں جماعتوں کا سکہ حکومت زبردستی اور سب انڈین کی دلوں پر بیٹھ گیا اور ملک والوں کو
اس خیال پر جانے سے کوئی روک نہیں سکتا کہ خود گورنمنٹ برطانیہ نے اس جماعت کو حکومت خود اختیاری
و تعلیم انگریزی عطا کرکے اور تمام ملک والوں کو بے زبان اور لاچار کر دیا اور بزور اس تعلیم و حکومت
خود اختیاری کی شاید پچانوے ۹۵ فیصدی یا کم و بیش اس جماعت نے اس تمام ملک والوں کو جسطرح
رشوت ستانے اور ناجائز طور پر روپیہ حاصل کرنے کے لیئے یا اپنی شان بڑھانے کے لیئے یا خود غلطی سے
حیران و پریشان اور ذلیل کیا اور کر رہے ہیں اس کی تمثیل یہ خود ہیں اور کوئی ایسے تمثیل دنیا میں نظر
نہیں آتے اور گورنمنٹ برطانیہ کی پریشان ہونے کی باری آئی اگر تمثیل کے لیئے میں تھوڑی دیر
کے لیئے اپنے دل میں یہ خیال کر لوں کہ جماعت انڈین پولیٹیکل مثل جماعت ذی اثر دلالوں کی
ہے اور انڈین تمام پبلک مثل کل چھوٹے تجاروں کے ہے اور گورنمنٹ برطانیہ مثل بڑے تجاروں
کے ہے تب شاید یہ تمثیل دی جاسکتی ہے کہ جہاں کی جماعت دلال ذی اثر و مالدار ہو جاتی ہے
چھوٹے تجاروں کی تجارت دلالوں کی خوشامد اور رضامندی پر منحصر رہ جاتی ہے اگر چھوٹی تجار دلالوں
کو رضامند اور خوش نہیں رکھ سکتے انکو دلال ایک دن میں بدنام اور برباد کر سکتے ہیں اس طرح جماعت
انڈین پولیٹیکل تمام ذی اثر دلال انڈین پبلک تمام چھوٹے تجاران کو اپنی حکومت و اختیار سے
شکست پر شکست دی چکے اور دلا چکے اور فتح پا چکے اب ہمت اور مالداری جماعت پولیٹیکل بنام
دلال بڑھ گئی اور دلا ہے چھوڑکر بڑے تجاروں یعنی گورنمنٹ کے مقابلہ کی تجارت کرنے کے دل میں
ٹھان لے یعنی حکومت انڈیا کو اپنی پوری قبضہ اقتدار میں لینا چاہتے ہیں) مگر مجھکو اس کہنے میں
غلطی معلوم نہیں ہوتی کہ جماعت انڈین پولیٹیکل مذکور فرائض انسانی ادا کرنے میں تمام انسانوں
یورپ اور امریکہ اور اسٹریلیا اور افریقہ اور ایشیا کے اون انسانوں سے جو انڈین نہیں ہیں یعنی
تمام دنیا کے انسانوں سے کم اور سست معلوم ہوتے ہیں اور اس بیان کرنیمیں بھی شاید غلطی نہ ہو کہ
انڈین فرائض انسانی ادا کرنا بھول گئے ہیں اس لیئے جب تک انڈین فرائض انسانی ادا کرنے میں
اوروں سے آگے یا برابر نہو جاویں حکومت خود اختیاری کل ملنے سے بھی جو جزو ملنے سے تمثیل صادق
آرہی ہے وہی آویگی کہ ہم حکم خطرہ جان میں بھی انڈین ...

تمام انڈین تنزلی کے بیماری سے سخت بیمار ہیں اُن کے علاج کیلئے طبیب میسحائی زمان کی جلد سے جلد سخت ضرورت ہے اور وہ طبیب خداوند عالم ہے جو محض فرائض انسانی ادا کرنے سے بیماری تنزل دور کر دیتا ہے اور جب تک جو انسان فرائض انسانی ادا نہیں کرتے اور خواہ لاکھوں تدبیر کریں کروڑوں خیرات یا تمام دن رات اپنی اپنی اعتقاد کے موافق رسوم مذہبی ادا کرتی رہیں تنزلی کی بیماری سے صحت یاب نہیں ہو سکتی اور اس کی نظیر سب آدمیوں کے سامنے موجود ہے کہ دونوں قوموں کی آدمی مسجدیں اور بت خانہ روزانہ جدید اور بڑے سے بڑے بناتے جا رہے ہیں اور طریق مذہبی اپنے اپنے میں بہت ترقی کرتے آ رہے ہیں جو مذہبی طریقہ دونو قوموں میں ملینوں اور بہ تحریر گردئے ہیں اور مذہبی طریقوں اور اُن کی ترقی کے لیے مارنے اور مرنے میں بھی دریغ نہیں کرتے مگر آج تک کوئی ترقی ملکی نہیں ہوئی سلطنت کی اُمید کیونکر ہو اور اربوں آدمی جو ان مذہبوں کے بھی نہیں ہیں محض فرائض انسانی ادا کرنے سے سلطنت پائی ہوئی اور روزانہ نئی نئی سلطنت پاتی جا رہے ہیں۔

ہر شخص بادشاہی کر سکتا ہے

تمام دنیا کے انسان ایک ہی قسم کی طاقت اور بناوٹ کی نظر آتے ہیں اور جب اُن کی عمر زمانہ بلوغ کو پہنچ جاتی ہے قدرتی قانون سے سب شاہ عالم بن جاتے ہیں اور سب کو اختیار حاصل ہو جاتا ہے کہ تمام دنیا کی ترقی اور بہتری کرنے کے لیے جس طرح چاہیں کوشش کریں اور ابتری اور ظلم زیادتی یا ناجائز کام کرنے والوں یا غلطی کرنے والوں کو حسب ضرورت سزائے موت تک دیویں اور دلاویں ہر ایک انسان ان فرائض انسانی کی ادائیگی میں تمام دنیا کا کوئی نہ کوئی کام اپنی لیاقت کے موافق انجام دے رہا ہے جسقدر انسانوں نے فرائض انسانی کو پہلے اعلیٰ درجہ پر ادا کی اعلیٰ درجہ پر نظر آتے ہیں اور جو انسان اعلیٰ درجہ پاکر (یعنی قدرتی طور سے شاہ عالم بنکر) اعلیٰ طریقہ پر فرائض انسانی کی تعمیل نہیں کرتے یا بے علم یا غلط فہم بدبخت جو فرائض انسانی کو نہیں سمجھتے نہیں ادا کرتے یا ادائیگی فرائض انسانی میں کوتاہی یا زیادتی یا ظلم یا بدنیتی وغیرہ کرتے ہیں۔ یا اپنا پیٹ بھی بلا ادا کرتے فرائض انسانی ناجائز ذرائع یا بھیک مانگنے سے بھرتے ہیں یا ناجائز ذریعے

دولت پیدا کرتے ہیں یا سب جانداروں کی حفاظت نہیں کرتے اس لئے بہترین انتظام عالم سب
جانداروں اور پرتھوی اور سب کی ترقی اور سب کاموں کے تقسیم کے لئے سب انسانوں کا جو سب
شاہ عالم کا قدرتی طور سے استحقاق رکھتے ہیں قدیم سے یہی دستور فرض انسانی ہے کہ سب انسانوں
میں سے ایک شاہ کو شاہنشاہ جو سب سے اعلیٰ ایماندار راست باز منصف مزاج اور نیک ہو منتخب
کیا کرتے تھے اور ایسے اور شاہوں کی ایک بڑی جماعت جو شمار میں ½ سے پوری دو چند ہو تمام دنیا سے
شاہنشاہ کی کونسل کے ممبر منتخب کیا کرتے تھے اور شاہنشاہ کو یہ حق مزید دیا جاتا تھا کہ ایک شاہ سے
جو ممبر بنائے گئے اُس کی رائے دو چند ہو گی اس طریقہ پر انتظام دنیا کرنا دھرم ہے اس کے خلاف
دھرم نہیں ہے جس وقت ایسا نادر زمانہ تھا یا آئندہ ہو گا اُس زمانہ کا عیش و آرام ایمانداری راست بازی
منصف مزاجی اور نیکی کا اس زمانہ کے سب انسان صحیح اندازہ نہیں کر سکتے جو دھارمک تعلیم و تربیت
سے واقف ہوں سمجھ سکتے ہیں وہ بڑا اعلیٰ شان دار زمانہ ہوتا ہے کسی جاندار کو کوئی تکلیف نظر
نہیں آتی ہر قسم کی ترقی ہے ترقی نظر آتی ہے اور سب میں جائز اتفاق قائم رہتا ہے اور گورنمنٹ
کو بھی کسی لڑائی جھگڑہ کرنے اور اس کے سامان جنگ بابیشمار فوج رکھنے کا کبھی خیال بھی پیدا
نہیں ہوتا اور نہ ہزاروں عدالتوں کی قائم کرنے کا خرچہ کرنا پڑتا ہے ایسے زمانہ میں گورنمنٹ کو آمدنی
پرتھوی سے سوائے اور کوئی آمدنی بڑھانے کی فکر نہیں ہوتی اور سب رعایا اور گورنمنٹ باہم خوش
خورم رہتے ہیں اور سب باہم ملکر اتفاق سے کام کرتے ہیں نہ گورنمنٹ سے رعایا کو کوئی کسی قسم کے
پریشانی نہ رعایا سے گورنمنٹ کو کوئی بے اطمینانی ہوتی ہے جب تک جو انسان فرائض انسانی ادا کرتے
رہتے ہیں وہ سب اپنی کو شاہ عالم جانتے ہیں اور جو انسان فرائض انسانی ادا نہیں کرتے وہ تو
اپنے آپ کو انسان بھی نہیں مانتے اس لئے ہمیشہ تمام دنیا کا ایک شاہنشاہ اور اس کی کونسل
کے زیر نظام رہنے کا خیال رکھنا چاہئیے سلطنت خود اختیاری جُدا جُدا اور چھوٹی چھوٹی کا خود
خیال نہیں کرنا چاہئیے جس قدر چھوٹی چھوٹی سلطنت ہوتی ہیں یا ہونگی اُسی قدر غلطی ہے اس
طریقہ سے تمام عالم کی بہتری یکساں نہیں ہو سکتی نہ خیال بہتری یکساں ہو سکتا ہے ایسا خیال کرنا
مناسب نہیں ہے۔ **نوٹ** شاید اس میرے لکھنے پر کسی کو شک ہو گا کہ انڈین آزاد سلطنت نہیں
مانگ رہی بلکہ ایسے جیسے آسٹریلیا کینیڈا و ٹرنسوال ہیں ہے مانگ رہی ہیں یہ جُدا گانہ سلطنت نہیں

کہلاتے گویہ خیال کسی قدر صحیح ہے مگر انڈین بھی تو ایسے ایسے چھوٹی کم دلی کی کاروائی کرسکیں گے
جیسے ان سلطنتوں نے انڈین کے لئے کی ہیں اس لئے جداگانہ حکومت صفت سلطنت جداگانہ کی
رکھتی ہے) انڈین کو سب کی ترقی کا خیال کرنا چاہئے جو اپنی اپنی ملکی یا قومی ترقی اور بہتری کی دھن
میں رہتے ہیں وہ دوسری ملکوں یا حصوں کی ابتری اور بربادی پر اپنی ترقی کے لئے طیار ہو جاتی
ہیں (ملاحظہ کیجئے جنگ عظیم جو اگست ۱۹۱۴ء سے جاری ہوئی اگر تمام دنیا کا ایک شاہنشاہ ہوتا
تو یہ بدبخت موقعہ کیسے پیدا ہو سکتا تھا) یا کم سے کم اس قدر محبت باہم قائم نہیں ہو سکتی جس قدر شامل
رہنے میں رہتی ہے گو بعض بعض طریقہ موجودہ انتظام سلطنت میں لائق ترمیم اور ترقی ہیں مگر میں
اسوقت اُن کو بیان کرنا مناسب نہیں خیال کرتا آئندہ وقت جو قریب ہے اور انڈین کی اختیار
میں ہے جس سے میں اُمید کرتا ہوں کہ وہ پرماتما کے حکم سے فرائض انسانی ادا کرنے کے لئے
طیار ہو جاوینگے اُس وقت مجھکو اپنی ملکی بھائیوں کی نسبت موقعہ شکایت نہیں رہیگا تب گورنمنٹ
کے انتظام میں ترمیم اور ترقی کا ذکر مناسب ہوگا اس وقت میں محض اپنی ملکی بھائیوں کے
خوش کرنے کے لئے انگریزوں کی جو شکایت ہے میں اس کو بیان نہیں کرنا چاہتا جبکہ ہماری ملک
والوں سے انگریزوں کی اندر اس وقت بھی ایمانداری راست بازی منصف مزاجی اور نیکی
بڑھی ہوئی ہے جو ملک والے یا کوئی انسان ان طاقتوں میں کم رہتے ہیں جیسے ہمارے ملک والے
ایسے ملک والوں کو جب تک ایمانداری راست بازی منصف مزاجی اور نیکی میں ترقی نہ کرلیویں
شکایت موزوں معلوم نہیں ہوتی بلکہ ترقی شدہ قوموں یا انسانوں سے اول اپنی ترقی کریں تب
سلطنت میں ترمیم و انتظام کرنے کی خود قابل ہو سکتے ہیں جس ملک والے انسان فرائض انسانی
ادا کرنے میں ترقی کرجاتے ہیں اُنکو کوئی گورنمنٹ خود امداد کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے علیحدہ کردیتی ہیں
یا اُن پر اطمینان کافی ہو جاتا ہے اور سب کاموں میں اُن کو بہترین حق دیا جاتا ہے اسکی تمثیل
سب آدمیوں کی آنکھوں کے سامنے موجود ہے اب مجھکو صاف طور پر یہ ظاہر کرنے کی ضرورت پیش آگئی
جس کے ظاہر کرنے سے مجھکو خطرہ ہے مگر بمقابلہ حق بات کہنے کے ناحق شناس انسانوں کا کچھ
خطرہ نہیں کرنا چاہئے۔

شعر

راستی موجب رضائے خدا است — کس ندیدم کہ گم شدہ راہ راست

قانون قدرتی سے انڈین خود سلطنت کی کام کرنیکے لیے اب تک ناقابل ہیں مگر ایک دن میں قابل ہوسکتے ہیں

سوال یہ ہے کہ انڈین کو استحقاق سلطنت انڈیا خود اختیاری حاصل ہے اور اُنکو یہ حق نہیں دیا جاتا۔
اس سوال کا جواب جو حصہ کتاب میں اوپر تحریر کرچکا ہوں اُس سے ظاہر ہے مگر اس موقعہ پر میں واسطے
اطمینان عام صاف طور پر تحریر کرتا ہوں کہ انڈین محض استحقاق سلطنت انڈیا ظاہر کرتے ہیں اس
استحقاق بیان کرنے میں انڈین غلطی پر ہیں اسوجہ سے کہ قانون قدرت خداوند عالم سب پر عام ہے
اس لیے خداوند عالم کا سب انسانوں کے لیے ایک ہی حکم ہے کہ جب جو انسان زمانہ بلوغ کو
پہونچ جاتے ہیں اور تعلیم و تربیت سے فارغ ہو جاتے ہیں وہ سب تمام عالم کی ترقی اور بہتری
کے ذمہ دار بن جاتے ہیں انہیں ذمہ داری فرائض انسانی ادا کرنے کا نام استحقاق سلطنت ہے
جو انسان ان ذمہ داریوں کو پورا ادا کرتے ہیں وہی انسان دنیا میں بادشاہ جانے جاتے ہیں اور وہی
ایک بادشاہ کے سر پر تاج شاہنشاہی رکھتے ہیں جو انسان ان فرائض انسانی کو جو فرائض انسانی کی
نام سے عام مشہور بھی ہیں جو میں نے اس کتاب میں درج کردی ہیں اُنکو ادا نہیں کرتے وہ انسان خود
اپنے آپ سلطنت کو ترک کر کے خود ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں اور اوروں کو برباد کرتے ہیں جواب
اب صاف ہوگیا کہ جو انسان قانون قدرت کی تعمیل نہیں کرتے یہ حق اُن انسانوں سے اُنکی غلط فہمی
سے جاتا رہتا ہے پھر اب مانگتے کس سے ہو بادشاہ بننا تمہاری اختیار میں ہے خود اپنے آپ کو
بادشاہ جانکر فرائض انسانی ادا کرو جب جو انسان فرائض انسانی ادا کرتے ہیں اُنکو اور بھی انسان بادشاہ
مان لیتے ہیں اور جو دلدہی کام کرتے ہوں اور شاہی حکومت کا خیال رکھتے ہوں یہ باتیں ایکو خواب
میں نظر آسکتی ہیں انڈین کا طریقہ بھی فرائض انسانی کے مواثق نہیں ہے اس لیے استحقاق
خود برباد گیا اور برباد کر رہے ہیں اور مثل اُن انسانوں کے جو خواب میں بلا محنت منصف مزاجی
راست بازی اور نیکی فرائض انسانی کے سلطنت پانی کے خواب دیکھتے ہیں ایسے ہی انڈین کوشش
کر رہے ہیں آپ بھی سوجاؤ آپ کو بھی خواب میں سلطنت مل جاویگی مگر انڈین کا اس پر شاید

اطمینان نہوا اور وہ بلا ادائے فرائض انسانی محض تقریر یا تحریر یا زبردستی یا اور کسی وجہ سے سلطنت قبضہ میں آجانا مانتے ہوں تو اُس طریقہ سے بھی تجویز کرنے میں مجھکو دریغ نہیں ہے ملاحظہ فرمائیے

واقعات بنا دعوی استحقاق سلطنت خود اختیاری انڈین

ثبوت استحقاق سلطنت خود اختیاری انڈین یہ ہے کہ

عہ۱ انگریزی زبان بولنا اور سمجھنا لکھنا پڑھنا سیکھ لیا ہے اور قانون دانی انگریزی کی قابلیت حاصل کی ہے۔

عہ۲ پیشہ وکالت کو اور اُن کی نیابت کو کثرت سے اختیار کیا۔

عہ۳ سرکاری ملازمت کی عزت حاصل کی

عہ۴ نیشنل کانگریس اور مسلم لیگ اور بہت سوسائٹیاں قائم کی۔

عہ۵ میونسپل بورڈ ڈسٹرکٹ بورڈ یا کونسل کی ممبری یا زائد ممبری یا بڑے بڑے عہدہ یا انزیری عہدہ حاصل کئے اور اُن کی مزید اختیارات اور ترقی ملازمت و ترقی تنخواہ۔

عہ۶ قانون اسلحہ سے تلوار بھالا مستثنیٰ کرا دیئے۔

عہ۷ کوئی اور وجہ

رائے نسبت ثبوت مندرجہ عہ۱ و عہ۲

استحقاق سلطنت انڈین کے لئے دعوی کی تائید میں علاوہ ثبوت مذکورہ عہ۱ لغایتہ عہ۶ کی اور کوئی ثبوت صاف نظر نہیں آتا اب دیکھنا یہ ہے کہ استحقاق سلطنت کیلئے ثبوت کافی ہے یا نہیں اب تعلیم انگریزی سے ملک کی کوئی ترقی نہیں ہوئی بلکہ تعلیم انگریزی سے تمام ملک والوں کا سخت نقصان ہوا کیونکہ اس تعلیم انگریزی کو پاکر ہر کام عدالت یا محکمہ یا پنچایت یا کمیٹی یا کونسل یا ملکی یا مذہبی یا ذاتی اگر ایک آدمی بھی اور انگریزی داں آجاوے تو فوراً انگریزی یا عادت سے انگریزی میں کام اور گفتگو کرنے کے عادی ہو گئے ہیں زیادہ تر پیشہ وکالت اپنی آمدنی اور عزت افزائی کے لئے اختیار کیا جس سے اور تمام ملک والوں سے ہر بات یا ہر روز یا ہر معاملہ پر روپیہ لے لیکر گو خود اپنی ضروریات کی

فارغ البالی سے ادا کر رہی ہیں مگر ملک میں بجائے تجارت مال بات فروشی کا بازار بڑھ گیا اور کوئی جائز کام بھی ملک والوں کا بلا محنتانہ و شکرانہ نہیں ہو سکتا جیسے سرکاری مالگذاری اور محصولات اور کورٹ فیس کا بار ملک پر پڑ رہا ہے اور بڑھتا جا رہا ہے اسی طرح خرچہ محنتانہ اور شکرانہ اور محرروں کا بار بھی لاانتہا ملک پر پڑ رہا ہے اور بڑھتا جا رہا ہے اور ملک مفلس ہوتا جا رہا ہے اور تمام ہندی.. اردو داں اور جاہل انڈین صحیح حالات بیان کرنے اور سمجھنے سے بیکار اور سچ اور جھوٹ کے تمیز کرنے سے لاچار ہو گئے اور اگر زمانہ قدیم میں ایک مقدمہ ہوتا ہوگا جو بلا کسی خرچہ کے طے ہو جاتا تھا اور بیشتر صلح ہو جاتی تھی اب مقدموں کی تعداد کا اضافہ شاید ایک کا ایک لاکھ سے زائد ہو اور خرچہ کی تعداد برباد کن اور زندگی مقدموں کے قصہ الف لیلہ کی طرح بنانے اور لکھنے میں ختم ہو جاتی ہے اور مقدمہ ختم نہیں ہوتے بلکہ بیشمار بچہ ایک مقدمہ سے پیدا کرتے رہتے ہیں اور گو اس قسم کا کوئی حساب نہیں ہے اور نہ اسپر دھیان دینے والوں انسانوں کی کوئی طاقت ہے مگر نظر غور سے اگر دیکھا جاوے تو عدالت دیوانی و فوجداری و مال میں اسی جماعت کے معرفت سب دعوتوں کے مال کی قیمت کا خاتمہ ہو جاتا ہے یہ دوسری بات ہے کہ کسی کو کچھ فائدہ نظر آتا ہو اور کسی کو مزید نقصان مگر میزان خیال کرنے سے فائدہ نظر نہیں آتا بلکہ نقصان جان و مال اور ایمانداری راستبازی منصف مزاجی اور نیکی ہو رہا ہے اور باہمی صلح اور صفائی کا خاتمہ ہو گیا اور جھوٹے انسانوں کو بھی ان کی امداد سے لڑنے کا پورا ذریعہ مل گیا معاملہ داری جاتی رہی اور قانونی لڑائی جیسے ہوائی جہازوں اور توپ بندوق کے شاہنشاہوں میں ہوتی ہے مقدمہ بازیوں کے وکلاء کی خبرالی سے ہو رہی ہے اور ایسے بے علم اور بے سمجھ ملک میں جبکہ صلح و صفائی کا خاتمہ ہو گیا تو بربادی بھی یقینی ہے میری رائے میں اس شخصی تعلیم انگریزی اور اس پیشہ وکالت سے ملک کی ترقی خیال کرنا سخت غلطی ہے اگر ملک کی تباہی کی ذمہ داری ان پر بھی عائد ہو تو مجھی شک نہیں پیدا ہوتا اس لئے یہ ثبوت قابل تسلیم نہیں ہے۔

رائے نسبت ثبوت مندرجہ ۳

ملازمت سرکاری حاصل کی اس لئے مجھکو اول یہ ظاہر کرنے کی ضرورت ہے کہ بمقابلہ انگریز حکاموں

کوئی خاص عزّت حاصل ہوئی اس موقعہ پر جو کوئی عزت حاصل ہوئی ہو گی تو اس کا ذکر کرونگا اور جو ذلت یا نقصانات ہوئے ہوں اُن کا اسوقت ذکر نہیں کرونگا اُس کی موقعہ پر ذکر کر دیا گیا ہے یا آئندہ موقع پر ذکر کیا جاویگا غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ انڈین حکاموں سے ملک والوں کو کوئی عزّت نہیں ملی اور نہ بمقابلہ انگریزوں کے انڈین حکماموں نے کوئی ترقی کی بلکہ تنزل کیا ہے کیونکہ انڈین حکام بھی تو فریقین کے معاملات کو وکیلوں سے انگریزی زبان میں سُنکر سمجھتے ہیں ہائے افسوس گیا وہ بھی انڈین نہ رہے انگریز بن گئے کہ اپنے ملک والوں کی زبان سے سُننا بولنا پسند نہیں کرتے انڈین عدالتوں میں بھی انڈین کو وکیلوں اور اُن کی نائبوں کے محنتانہ اور شکرانہ اور مزید جھگڑوں سے نجات نہیں ملتی اور نہ ماتحت اہلکاروں کی ناجائز سختیوں سے بچتے ہیں تو انگریز حکاموں کے مقابلہ پر انڈین میں کوئی مفید بات پیدا نہ ہوئی انگریز حاکم کی عدالت کے لئے وکیل کرنے میں صبر ہوتا ہے کہ حاکم ہماری زبان سے ماہر نہیں ہے مگر انڈین تو بلا وجہ انڈین کو انگریزی بول اور سُنکر پریشان کرتے ہیں جس سے فریقین کو اپنی ملکی بھائیوں کی عدالت میں بھی اپنا معاملہ معلوم نہیں ہو سکتا روپیہ کا وکیل جانے یا حاکم یا خدا جانے پر معاملہ والے تو ملکی عدالتوں میں بھی بے خبر رہتے ہیں۔

نوٹ

اگر انڈین حکام فریقین اور شہادت سے خود منصفی کے ساتھ سُن سمجھکر مقدمہ طے کر دیا کرتے یا صلح کرا دیا کرتے تو اوس حالت میں انگریز حکاموں کے مقابلہ پر اس قدر فوقیت ضرور معلوم ہوتے کہ جو انگریز بوجہ ناواقفیت باہمی یا نہ جانتے زبان انڈین یہ کام نہیں کر سکتے انڈین حکام کر دیتے ہیں مگر ان کا طریقہ تو اور بھی قابل ترمیم ہے جبکہ یہ بھی جو بہت معمولی کام ہے انڈین حکام نہ کر سکے تو ملکی ترقی کی ان سے اُمید کرنا ایک تجربہ شدہ نا اُمیدی کی امید کرنا ہے اور بحالت موجودہ اکثر نقلی انگریز انڈین لیڈر سلطنت خود مختیاری چاہتے ہیں اور اب تک کوئی تجویز ترقی ایمانداری۔ راست بازی منصف مزاجی اور نیکی کی ملک میں اختیار نہیں کی اس لئے ملک والوں کا لیڈران پر کوئی بھروسہ نہیں ہے بلکہ انگریزوں پر اس وقت انڈین سے زیادہ بھروسہ ہے یہ دوسری بات ہے کہ انڈین خاص لیڈران اور حکاموں کی محبت اور عزت کرتے ہیں یہ اُن صاحبان کی ذاتی صفات کی وجہ سے کرتے ہیں ملکی ترقی کی وجہ سے نہیں معلوم ہوتی اس لئے یہ وجہ بھی کوئی ثبوت استحقاق سلطنت کے لئے امداد نہیں کرتا۔۔۔۔اور دیگر ملازمان سرکاری

کی بشیتر تعداد ایسی ہے کہ جو ناجائز طور سے روپیہ حاصل کئے انڈین سائیلوں کا کام نہیں کرتے اور جو نہیں دیتے ان کی ذلت اور تکلیف و نقصان رسانی میں حتی الامکان کوئی کمی نہیں رکھتی اور اکثر افسروں کو بھی دلاتے ہیں یا اُنکے نام سے خود حاصل کرتے ہیں اور بعض افسران خود بھی لیتے ہیں یہ حالات لیڈران کو بھی معلوم ہوتی ہونگی اور بہت سے لیڈر و وزیر خود بھی کرتے ہونگی اور بہت سے کو بھی وقفیت ہوتی ہوگی اور بعض خود بھی دینے دلانے کام کرتے ہیں اور اپنے نائبوں سے کراتے ہیں بدیں وجوہات دعویٰ استحقاق سلطنت شرمناک ہوا جاتا ہے۔

رائے نسبت ثبوت مندرجہ ۴

نیشنل کانگریس اور مسلم لیگ کا فرض اسی قدر معلوم ہوتا ہے کہ سلطنت خود اختیاری حاصل کریں اور انگریزی تعلیم کو ترقی دیویں اور انڈین جو خود ابتری اور خرابی اور نااتفاقی یا بدنیتی ملک میں پیدا کر رہے ہیں ان پر انکا کوئی اثر معلوم نہیں ہوتا اس لئے اندرونی ملک کے ترقی کی امید ان سے کیونکر کی جاوے اور جو اور سوسائیٹیاں بہت سے الگ الگ بنے ہوئے ہیں وہ بھی ملکی ابتری کی کاموں میں کوئی حق رکھتے ہوں یا کسی ابتری کی دور کرنے میں لاچار ہیں اس لئے سوائے اس کے میں اور کچھ تحریر کرنا مناسب نہیں سمجھتا یہی کافی ہے کہ بمنزلہ نہونے کی ہیں اور ابتری میں شریک ہیں لہذا انہوں نے اندرونی ملک کی کوئی بہتری نہیں کی آئندہ بہتری کی امید ندارد اور سلطنت بھی ملجائے تو ندارد

رائے نسبت ثبوت مندرجہ ۵

ممبران میونسپل بورڈ یا ڈسٹرکٹ بورڈ یا ہر کونسل وغیرہ کے لئے جو طریقہ ملک والوں نے بلا سوچے سمجھے اختیار کر رکھے ہیں اُن سے کوئی امید ترقی نہیں ہوتی اور نہ اب تک کوئی ترقی نظر آتی ہے۔

کثرت سے ناجائز تجویز سے ممبران بنتے یا بنائے جاتے ہیں اُن میں تعداد خوشامد کرنے والوں یا زبردستوں کی جو محض ناموری و خود غرضی حاصل کرنے کی نیت سے ممبری کرتے ہیں یا وہ لوگ جو سلطنت خود اختیاری کیلئے لڑتے ہیں بنتے یا بنائے جاتے ہیں یا کثرت سے ہر مذہب کی آدمی ایسے ممبر بنائے جاتے ہیں جو ہر مذہب کے حقوق کی جدا گانہ ایک سے دوسرے برتری حاصل کرنے کی

کوشش کرتے رہتے ہیں جو خاص نشانے تنزلی ہے مسلم اپنے حقوق خاص جداگانہ الیکشن و ممبری حاصل کر چکے ہیں اور دیگر مذاہب والے بھی اپنی اپنی علیحدگی کی کوشش اور نیت کر رہے ہیں اور طرز طریقہ انڈین اور گورنمنٹ سے ایسی کوششوں میں اس نظیر سے جو مسلمانوں کی ہوئی اُمید کامیابی نظر آتی ہے ایسے ممبران سے کوئی امید ترقی ملکی کرنے کی نہیں ہو سکتی جبکہ ایسے لوگ ممبر بنائے جاویں جو محض نام کی و خود غرضی کے لئے یا لڑائی کے لئے یا سب مذہبوں میں جدائی کے لئے رائے رکھتے ہوں تو ایسی ایسی چھوٹے خیالات کے ممبر ترقی ملکی نہیں کر سکتے ترقی ملکی وہی ممبران کر سکتے ہیں جو سب انسانوں کی ترقی اور بہتری ایک درجہ پر کرتے ہوئے نظر آتے ہوں اس قسم کی ممبران سے ترقی ملکی کا خیال کرنا غلطی ہے وہ تو سب اپنی اپنی دھن کی بقدر کام کرتے ہیں اور ملکی اندرونی معاملات میں لاپروائی رکھتے ہیں اسیوجہ سے ترقی ترقی سب ایک نام پکار رہے ہیں مگر میری رائے میں ترقی کی موت کے دن اور نزدیک آتے جاتے ہیں یہی کرتب میں جو انڈین دکھلا رہے ہیں اور اپر سلطنت خود اختیاری چاہتے ہیں تو سلطنت خود اختیاری کے لئے ہزاروں مذہب کے ہزاروں سلطنت قائم کرنے کی ضرورت ہوگی مجھکو تو تعجب نہیں معلوم ہوتا کہ اگر سلطنت خود اختیاری ملجاوے تو سب انڈین خود اپنی کو ہی پریسیڈنٹ منتخب کرلیویں گے اور سب ایک دم ترقی باختیار خود بنام پریسیڈنٹ کرلیوین گے مگر دوسرا کوئی انسان کسی کو منتخب کرنے کے لئے یا یہ مان لیجے دوسرا مذہب والا منتخب نہ ہو مگر نامی ترقی کافی ہو سکتی ہے کام کی ضرورت نہ اب کسی کو محسوس ہوتی ہے اور نہ آئندہ محسوس کرنے کی ضرورت نظر آتی ہے تمثیلاً پانڈہ جی کو اپنے حلوہ مانڈہ سے کام اور کوئی کہلائے یا نہ کہلائے خواہ مر جائے اگر ملک والے جو کام ملک والونکو ملا تھا خوبی سے انتظام دیتے اور سب کام فرائض انسانی کے موافق مناسب آدمیوں کے ہاتھ میں رکھنے میں کوشش کرتے تو اب تک جس ترقی کو کہہ رہے ہیں وہ عرصہ ہوا ہو جاتی بحالت موجودہ تنزل ہو رہا ہے اس لئے اس بارہ میں بھی ملک والوں سے اُمید ترقی نہیں ہے لہذا جو بنیاد ترقی ہے اُس سے بھی استحقاق سلطنت کمزور ہوا جاتا ہے۔

نوٹ

جس قدر قانون ملک میں جاری ہیں سب انہیں ممبراں کی مہربانی سے ہیں بعض قانون کل ناقابل قبول اور بعض کی بعض حصہ ناقابل برداشت جن سے ملک میں سخت پریشانی اور بے عزتی ہو رہی ہے

اور بعض کل اور بعض کی بعض حصے محض فضول مگر نقصان دہ ہیں تعجب نہیں کہ کمیٹی میں اکثر ممبران اونگتے رہتے ہوں یا نہ سمجھتے ہوں یا خیال نہ کرتے ہوں وہ سب اتفاق رائے سے پاس ہو جاتی ہیں اور ہو چکے یہ ضروری ہے کہ بعض قانون ایسے ہیں جن پر انڈین اختلاف رائے ہوا جیسا کہ رولٹ ایکٹ وغیرہ جنکا ذکر خاص جماعت پولیٹیکل تک محدود تھا تعجب نہیں ہے اس لئے ان پر بحث کا خاص حصہ اختیار کیا گیا تمام ملک کے اندرونی بہتری سے سخت لاپرواہی اور خود غرضی ظاہر ہوتی ہے۔

آنریری عہدہ داران کی تعداد بھی ملک میں بیشتر اُن لوگوں کی ہے جو اپنی ناموری اور خود غرضی کے لئے حکاموں سے رسوخ خوشامد حاصل کر کے مقرر ہوتے ہیں ان سے ملک میں آج تک کوئی ترقی نظر نہیں آتی اور نہ ترقی کی اُمید ایسے آدمی تو خود اپنی ہی پریشانی میں مبتلا رہتے ہیں اور منتظر خوشامد درآمد۔

رائے نسبت ثبوت مندرجہ ۶

ہتھیار واسطے قائم کرنے وقائم رکھنے دہرم جو فرائض انسانی میں نے تحریر کئے ہیں انسانوں کو اپنی قبضہ میں رکھنے کی ضرورت ہے جو انسان فرائض انسانی ادا نہیں کرتے اور اُن کے قبضہ میں ہتھیار ہوں جیسے انڈین ایسے آدمی ناجائز طور پر ہتھیار استعمال کرنے کے عادی ہو جاتے ہیں تلوار بھالا کو قانون اسلحہ سے بری کرا دینے سے ملک کی کوئی ترقی خیال نہیں کرنا چاہئے بلکہ اس سے جرائم میں لازمی زیادتی ہوگی۔

کوئی اور وجہ مندرجہ ۷

کسی اور وجہ کا جاننے والا پرماتما ہے کہ کس پن و پاپ سے آئندہ کیا ہونے والا ہے سب انسانوں کو اپنی اپنے کئے ہوئے کرموں کا پھل بھوگنا ہوگا اس لئے سب انسانوں کا فرض اپنی ترقی کے لئے ایمانداری راست بازی منصف مزاجی اور نیکی کی ساتھ سب کام انجام دینا ہے اور انہیں فرائض کی ادائیگی کو صحیح جاننے والا پرماتما ہے یا خود وہ انسان بھی جو خود جس نیت سے کام کرتا ہے

وجوہات

بوجوہات بالا میں یہ رائے قائم کرنے پر مجبور ہوں کہ ہمارے ملک اور ملک والوں کی جو درد سا ہو رہا ہے

اُس کی ذمہ داری سب انڈین کی غلطی یا خود غرضی پر منحصر ہے یہ امر مسلمہ ہے اور کوئی انڈین اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ انگریز دنیا میں ایک ہوشیار قوم ہے جس کی سلطنت انڈیا میں ڈیڑھ (۱۵۰) سو سال سے زیادہ سے قائم ہے اس قدر عرصہ میں اس قوم سے انڈین نے کیا ہوشیاری حاصل کی تو معلوم ہوتا ہے کہ اُن کی ہوشیاری سے ہمنے کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا بلکہ اب تک محض چند آدمیوں نے اُنکی زبان دانی حاصل کی ہے اگر انگریزی زبان دانی کا کام ہے ترقی ملکی خیال کیا جاوے تو انڈیا میں انگریزی زبان دانی کی ترقی کی اُمید ایسی ایسی صدہا یونیورسٹیوں کی قائم کرنے سے جیسے انڈین نے صدیوں میں دو قائم کرنے کا فخر حاصل کیا ہے قیامت تک نہیں ہو سکتی اسوجہ سے انگریزی زبان میں ترقی کی امید کرنا لاحاصل ہے اگر کوئی صاحب اس اوسط کو صحیح خیال نہ فرماویں تو اوسط تعداد انگریزی خوان اور زمانہ سلطنت انگریزی بر آمد کیجئے ہمنے جو اوسط لگایا ہے وہ گو خیالی ہے مگر اس اوسط کو غلط ماننا بھی خیالی ہوگا دنیا میں کوئی زبان ایسی آسان اور عام فہم جو ہندی ہے جس کا نام اب اُردو ہے اور ہر علم میں آسانی سے لکھی جا سکتی ہے اور بولنے اور سمجھنے میں سب انسان علم چند ماہ میں ماہر ہو سکتے ہیں تو بقیہ زمانہ طالب علمی ترقی تعلیم ایمانداری راست بازی منصف مزاجی اور نیکی کی تعلیم کے لئے کافی ہوتا ہے جس پر دنیا اور دین کی ترقی کا مدار ہے۔ مگر زبان وانے انگریزی حاصل کرنے کی غرض سے انڈین کی اور سب تعلیم کا خاتمہ ہو گیا انگریزی زبان اس قدر دشوار ہے یا اس قدر دشواریاں ہیں کہ جس کے حاصل کرنے سے محض زبان وانے ہی انڈین کو آسکتے ہی اور سب تعلیم رہ جاتی ہے اور یہ بھی خیال کرنے کی ضرورت ہے کہ انگریزی زبان دانی اُنہوں نے حاصل کی ہے یا کر سکتی ہیں جن کے پاس کافی مال بھی موجود ہو انڈین کا بیشمار تعداد تو اُن کی ہے جو بیچارہ پیٹ بھی مشکل سے بھرتے ہیں پھر ملک کی نسبت خیال ترقی انگریزی زبان دانی سے غلط ہی نہیں ہے بلکہ انصاف کے خلاف ہی نہیں ہے بلکہ ملک والوں کو تباہ اور برباد کرنا منظور معلوم ہوتا ہے اگر انڈین ملک والے اپنی ملک والوں کے ساتھ انصاف کرتے یا انصاف کریں تو انگریزی زبان میں کوئی کام کرنا منظور نہ کرتی یا نہ کریں اور ہندی اردو زبان جو نہایت آسان ہے اُس کو انگریز بھی سیکھ لیتے یا سیکھ لیویں تو تمام یوروپین اور انڈین براہ راست آپس میں سب واقف ہوتے اور سب میں باہم محبت اور تعلقات باہمی پیدا ہوتے اور سب کو سب کے حالات معلوم ہوتے اور سب اپنا اپنا کام خود کر سکتے اور سب ملکر ترقی کر سکتے اور تمام

دنیا میں اُردو زبان والے عام ہوتے اور انڈین کے حقوق بھی سب کے مساوی ہوتے مگر بزدلی سے بات بات پر روپیہ ملک والوں کا خود ملک والے نہ حاصل کر لیتے اور نہ ملک کو برباد کرا سکتے ان طریقوں سے مقدمہ بازیوں کی اس قدر کثرت ہو گئی کہ ہر کاروباری آدمی کو تمام عمر نجات نہیں مل سکتی اور کوئی کام ترقی ملکی کا یا اپنا نہیں کر سکتے اور ایسے غلط طریقوں اور لالچ پر مقدموں اور سب کاموں کا انحصار ہو گیا کہ اصلیت گم ہو جانی کا ہر وقت خطرہ رہتا ہے یہ سب غلط نتائج اسے زمانہ ترقی شدہ انڈین میں ترقی ہوئی ہیں اس لئے ان کی ذمہ داری بھی انپر ہے کیسی کو الزام نہیں دے سکتے اور جس قدر سوسائٹیاں یا کمیٹیاں یا کونسل وغیرہ ملک میں ہیں اُن میں بھی آج تک ترقی ایمانداری راست بازی منصف مزاجی اور نیکی کا کوئی بہتر طریقہ فرائض انسانی کے ساتھ اختیار نہیں کیا گیا بلکہ جو اپنے ملک والوں میں کی برائیاں ہیں ہمیشہ اون کو چھپانے کی کوشش کی گئی اور کی جا رہی ہے تمثیلاً رشوت رستانی اور قوانین مقدمہ بازی اور ملک والوں پر سخت بار مالی اور اُردو زبان کی بربادی اور بعض قانون بھی جو غلط فہمی سے ایسے کل یا جزوی مبنی ہوئے ہیں یا بنوائے ہوئے جو صاف طور سے دونوں قوموں انڈین کے احکام مذہبی اور انصاف کی خلاف ہیں جیسا کہ قانون طریق تعلیم و عدالت و وکالت و میونسپلٹی و قانون ایکٹ میعاد و کورٹ فیس اور ایکٹ لگان و مال گذاری یا حق و خیلکاری یا ٹرابیٹا دھرم شاستر کے موافق منیجر خاندان و قائم مقام اپنے باپ کا ہی اور کوئی حصہ دار نہیں ہے اور نہ منیجر خود حصہ دار یا مالک ہی مگر سب احکام مذہبی و انصاف کے خلاف تباہی اور برباد کرا رہے ہیں اور بھی صدہا غلطی اور غلط طریقہ جاری ہو رہے یا کرا دیئے ہیں جن سے ملک روزانہ کاہل اور جاہل اور برباد رہتا چلا جا رہا ہے ان غلطیوں کے ترمیم کرنے کے لئے گورنمنٹ کے انتظام کی ضرورت نہیں ہے محض امداد الٰہی اور خود بھی انتظام کر سکتے ہیں اور ہزاروں غلطی ایسی کر رہے ہیں جن کی ترمیم کے لئے کوئی بہانہ یا حیلہ گورنمنٹ کا بھی نہیں مل سکتا مگر غلط فہمیوں اور کم ہمتی اور مالی لالچ یا ذاتی عزت اور اغراض کے خیال ہے جو کہ ان غلطیوں کی وجہ سے ہی زیادہ تعداد انڈین عدالتوں کی حکومت ملازمت اور تنخواہیں اور پنشن یا مختانہ و شکرانہ و حقوق جائز ناجائز ہر قسم بھی انگریزی داں انڈین پا رہے ہے یا آنریری عزت اور ممبریاں انہیں ذرائعوں سے حاصل کر رہی ہیں جو اپنی خودغرضی سے صحیح طریقہ ترقی نہ اختیار کرتے ہیں اور نہ اوروں میں اختیار کرنے کی طاقت پیدا ہونے دیتے ہیں گو یہ جماعت کم طاقت ۱۴ کروڑ سے زیادہ ہی

مگر اُس کا ذکر جب تک اُس میں قابلیت پیدا نہ کی جاوے اسوقت فضول معلوم ہوتا ہے اور یہ جماعت جو
انگریزی دانی کے نام سے لکھیں گئی اسکی لگن محض اسوقت حکومت خود اختیاری کی ہے اس لئے اب
مجھکو بھی یہی خیال کرنا مناسب ہے کہ یہ لگن اس جماعت کی کہاں تک جائز ہے تو صاف طور پر خیال
پیدا ہوتا ہے کہ ابتک جو حکومت اور کام اور تعلیم انگریزی انڈین کو ملی ہے اُس سے خاص آدمیوں کا ذکر نہیں
ملک والوں کو سوائے اُن کی غلطی یا ناانصافی کرنے یا ظلم و زیادتی کے اور کچھ حاصل نہیں ہوا خیر
انڈین صبر کریویں اگر یہ جماعتیں اب بھی باہمی قرارداد سے جھوٹ بولنا چھوڑا دیویں رشوت لینا چھوڑ
دیویں چھوڑا دیویں روپیہ کی لالچ سے وکالت چھوڑ دیویں چھوڑا دیویں انڈیا میں انگریزی لکھنا بولنا
اور سننا چھوڑ دیویں چھوڑا دیویں اور ہر جگہ اردو زبان میں ہندی اردو علم میں تعلیم عام جاری کر دیویں
اور جو کتاب اُن زبانوں میں نہ رہی ہوں اُن سب کے ترجمہ کرا دیویں ہر جگہ سچ بولنے والوں کی کمیٹیاں مقرر
کریں اور اُنکا یہ فرض مقرر کریں اور سب باقاعدہ امداد و نگرانی کریں ہر معاملہ کی نسبت اس کی اصلیت کی
جانچ کریں اور سچی شہادت فراہم کریں اور راست باز منصف مزاج اور نیک انسان ہر جگہ ممبران و آنریری
عہدہ داران و افسران تعلیم و حاکم رکھنے کی کوشش کریں اور جو رشوت نہیں لیتے مگر حکومت کے اپنی کام متعلق
اُنہیں ملک والوں سے نیک برتاؤ نہیں کرتے اُنکو بھی جہنم میں جانے دو تب ملک والوں میں حق الامر قائم
کرنے اور جانچنے کی تمیز ہو سکتی ہے جو اس قدر کام بھی انسان اپنا نہیں کر سکتے اور ملک والوں کو کافی اطمینان
نہیں دیدیتے اُنکو گورنمنٹ سے اختیار سلطنت مانگے جانے میں اُنکی غلطی یا خودغرضی مانی جاتی ہے کیا
کوئی قانون ایسا ہے کہ تمام معاملات انڈین باہم فیصلہ کرنے یا کرانے میں یا ہر ایک علم کی تعلیم اردو زبان میں دینے سے مانع ہے یا مجبور
کر سکتا ہے .... اس کا جواب صاف ہے کہ ایسا کوئی قانون نہیں ہے تو پھر جھگڑا فساد اور
ناانصافی اور خرابی اور بےعزتی خود پیدا کردہ انڈین کی ہے اور یہ پہلے سے ناقابل ثابت ہوتی ہیں یا
جماعت باقتدار اور سب انڈین کے ترقی کرنے میں مزاحم ہے) اور انکو خود اپنا خاص آمدنی اور غلامی کا ذریعہ
تباہی ہو رہی ہیں) اور کوئی سبب میری سمجھ میں نہیں آتا مگر یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ تمام ملک والوں
کی ترقی سے ملکی اور تمام دنیا کی ترقی سے دنیا کی سلطنت ملتی ہے سلطنت محض حاصل کر لینے سے ترقی
دنیاوی یا ملکی کر لینا لازمی نہیں ہے اگر لازمی مان لیا جاوے تو کبھی کوئی سلطنت برباد نہ ہوتی جو بے شمار
برباد ہوتی آ رہی ہیں مگر ملکی ترقی سے سب سلطنت حاصل کر لیتے ہیں اس لئے میری رائے میں لیڈران

نے اب تک کوئی ملکی ترقی نہیں کی اس لیے استحقاق سلطنت پایا نہیں جاتا۔

شکایت

انگریزوں کی جو شکایت انڈین پولیٹیکل میں کرتے ہیں خواہ وہ جائز بیان کی جاویں یا ناجائز ہیں اُنپر بے وقت اور بلا ضرورت بحث نہیں کرتا جو کمی انگریزوں اور انڈین کی اس کتاب سے ظاہر ہوتی ہے وہ سب کے لیے قابل غور ہیں اسوقت صرف مجھکو یہ تجویز کرنا ہے کہ انڈین جو دعویدار سلطنت ہیں وہ مستحق ہیں یا نہیں نہ یہ کہ انگریزوں سے سلطنت حاصل کرلینا چاہیے اس کی تجویز کرنے کی ضرورت نہیں ہے جن انسانوں میں قابلیت زیادہ ہو جاتی ہے اُن کو سلطنت بھی ملجاتی ہے مگر شکایت انڈین سے جو شکایت کرتے ہیں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انگریز اپنے ملک والوں سے نہایت منصفانہ اور شریفانہ برتاؤ کرتے ہیں اور سب ایک قسم کی تعلیم و تربیت سے ترقی پا رہے ہیں اور انڈین لیڈر ہیں کہ ترقی زبان والے انگریزی خود حاصل کر کے سلطنت حاصل کرنے کی راگ گا رہے ہیں مگر تمام انڈین بھائیوں کو اس زبان میں کام کر کے ترقی کرنے سے صاف طور پر محروم کر دیا بقول لیکہ نہ کرو ڑمن تیل ہوگا نہ رادہا جی ناچین گے اور اکثر اپنے لالچ اور خود غرضیوں سے انڈین ملکی بھائیوں کے نقصان جان و مال اور بے حرمتی اور نا انصافی کرنے اور کرانے سے بھی دریغ نہیں کرتے اور نہیں شرماتے اور جو نیک حاکم انسان ہیں نہ معلوم وہ بھی اُنکو سمجھاتے یا دباتے ہیں یا نہیں یا یہ لوگ اُن سے بھی نہیں دبتے اُنہوں نے انگریزوں کو بھی شاید غلط باور کرایا کہ انڈین ملک والے ہم انڈین حکاموں یا اہلکاروں انڈین کے شکایت رشوت ستانی یا زیادتی اسوجہ سے جھوٹی کرتے ہیں اور کراتے ہیں کہ ہم لوگ گورنمنٹ کے احکامات کی تعمیل کرنے یا مقدمات تجویز کرنے میں ضابطہ کی پوری تعمیل کرتے ہیں اور ہم خیر خواہ گورنمنٹ ہیں اور کسی کی کچھ پرواہ نہیں کرتے اور انگریز حکام بھی اس جماعت کی باور کرانے سے اس خیال کرنے پر مجبور ہو گئی معلوم ہوتی ہیں کہ اکثر انڈین انڈین ملازمان سرکاری کی شکایت غلط کرتے ہیں یا اُن کی زبان دانی سے اُنکو سچا جاننے لگے یا اُنکو اپنا خیر خواہ ماننے لگے یا اور جو کچھ سبب ہو مگر انصاف کو ضرور دھکا لگا اس لیے میں کہہ سکتا ہوں کہ ان حالات کی موجودگی میں انگریزوں کا یہ خیال کہ حکومت خود اختیاری میں تمام انڈین اس جماعت پولیٹیکل کے ساتھ ہیں اور جب انڈین اپنی جائز شکایت اپنی تکلیفوں کی کرتے ہیں تب جھوٹی تصور کی جاتی ہیں

یہ دونو باتیں ایک جماعت میں پیدا نہیں ہو سکتی رشوت ستانی اور زیادتی اور نقصان رسانی و خود نمائی انڈین عام طور پر بڑھ رہی ہے اور وہ سب ماتحت گورنمنٹ ہے اگر ایسی حالات میں ملک کا خیال انگریزی انصاف سے بھی کمزور ہو جاوے تو تعجب نہیں مانا جا سکتا عام پبلک ماتحت گورنمنٹ کو بڑی گورنمنٹ کا نمونہ خیال کرتی ہے اور جیسے چھوٹے اہلکار اور حکام کام کرینگے ویسا ہی بڑی گورنمنٹ کا نتیجہ عام پبلک کے دلوں میں پیدا ہوگا انکو بڑی گورنمنٹ کے اعلیٰ منصف ہونے نہ ہونے کا جبکہ وہاں تک وہ پہونچ بھی نہیں سکتے اور نہ گورنمنٹ کی جانب سے اُن سے دریافت شکایت کا کوئی ذریعہ رہا تو اور دوسرا خیال کا موقعہ بھی نہیں ہو سکتا اور اسپر یہ اور کمی ہو رہی ہے کہ حکام بالا جو اپنے ماتحتوں کے کاموں کا معائنہ کرتے ہیں وہ محض دفتری کاغذات کا معائنہ کرتے ہیں اور پبلک حالات کسی قسم کے پبلک سے دریافت نہیں کرتے نہ یہ دریافت کرتے ہیں کہ منتظمان ملازمان سرکاری پبلک کے برتاؤ منصفانہ کرتے ہیں یا نہیں بلکہ اُلٹے گنگا سمندر سے پہاڑ پر چڑھ کر بہنے لگیں کہ افسران اگر کوئی پبلک حالات دریافت کرتے ہیں تو اُن ماتحتوں ملازموں یا چیرمینوں یا ممبروں یا آزیری عہدہ داران سے دریافت کرتے ہیں جن کی پبلک شاکی ہے اس لئے وہ پہلے ہی بدخواہ پبلک گورنمنٹ ہیں بتیندی سی عام پبلک کو بھی پولٹیکل ہیں یا خلاف گورنمنٹ جنگ کرنیوالے یا جو اور شکایت جھوٹی وہ کر سکتے جس کے عادی ہیں کر دیتے ہیں اس طرح افسران کو بھی برہم کر دیتے ہیں اور پھر افسران کو بات سننے کی طاقت نہیں رہتی اس طرح افسران بھی انتظام کرنیمیں پبلک کی نگاہوں میں غلط فہم ہو جاتے ہیں اسپر بھی بحالات موجودہ اسوقت تک انڈین سے انگریزونپر بھروسہ زیادہ ہے اس لئے انڈین کو استحقاق سلطنت حاصل ہونا پایا نہیں جاتا۔

تجویز ترقی سلطنت خود اختیاری

گو میں سب پولٹیکل صاحبان کی نسبت یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ سچے دل سے ملک کی بہتری کے لئے حکومت خود اختیاری نہیں چاہتے ضرور چاہتے ہیں مگر وہ تعداد بہت کم نظر آتی ہے جیسا کہ ملک والے صاف طور پر یہ دیکھ رہے ہیں کہ جو تجویز مناسب ہوتی ہے اُسکی تعمیل نہیں ہوتی جیسا کہ ترک موکالت قطعی طور سے اور تمام انڈین کی ایک زبان ہونی چاہئے یہ دونوں باتیں ملکی ترقی کیلئے ایسی مفید معلوم ہوتی ہیں جیسی اندھیری رات کی دور ہو جانیسے صبح اور صبح کی بعد اُمید پوری روشنی آفتاب کی ہوتی ہے مگر جو انسان اندھیری رات میں آرام سے سوتے یا رہتے ہیں اُن کو صبح کا جلد ہونا خوشگوار معلوم نہیں ہوتا ایسے ہی وہ پولٹیکل ہیں یا ملکی ترقی کے بیان کرنے والے ہیں یا جو ایسی بہتر باتوں کی بھی تعمیل نہیں کرتے ہیں اس لئے ایسے لوگون کی بابت ترقی ملکی کرنے کی نسبت خیال نہیں پہونچتا

یہ خیال ہوتا ہے کہ وہ محض اپنی نامی ترقی یا دنیاوی شان ظاہری یا اکثر انڈین پر دیکھلانے والوں کی ہے اور ایسی تعداد بہت زیادہ نظر آتی ہے اور اصلی خیرخواہان ملک کا اُن پر کوئی اثر معلوم نہیں ہوتا جس کا ثبوت کافی ہے کہ اندرون ملک میں کوئی ترقی ہونے کی صورت نظر نہیں آتی اور کوئی طریقہ و تدبیر لازمی فرائض انسانی کے ساتھ آج تک اختیار نہیں کئے جو بلا کسی امداد گورنمنٹ

کے خود انڈین کر سکتے ہیں مگر نہیں کرتے محض خواہش سلطنت خود اختیاری ترقی شان ملازمت
سرکاری یا وکالت وغیرہ کیلئے ہے جس سے ملکی بھائیوں کو بھی تباہ کر رہے ہے اور کر سکتے ہیں ان دونوں
جماعتوں سے بھی کوئی ترقی اندرونی ملکی کی اُمید معلوم نہیں ہوتی بلکہ ماں و باپ سے بیٹا بیٹی اور
بھائی بہن سے بھائی بہن پنڈت سے مولوی - مولوی سے پنڈت ہر انسان سے ہر انسان لڑایا
اور خود انگریزی زبان میں لالچ سے کام کر کے تمام انڈین کو بے زبان بے سمجھ بنایا اور ایمانداری ...
راست بازی منصف مزاجی اور نیکی سے بے خبر کیا جس سے تباہی عام اور غلط فہمی گورنمنٹ اور غلطی
ملک اور دوسری ملک والوں کی بڑہتی جارہی ہے اس جماعت کی خواہش ترقی ذاتی محض حکومت
اور مالی وہاں تک ہوگئی جہاں تک یوروپین ترقی پر نظر آتے ہیں اور گورنمنٹ بھی اُن کو ترقی دیتے
جارہی ہے مگر اس جماعت کی ترقی عہدہ ملازمت اگرچہ عہدہ جدید بہت بنای یا اور بنائی جاویں
نہیں دی سکتی جسکو عہدہ دیدیا اُس کی زبان بند مگر اس سے اور دن میں اور بھڑک بڑہتی جارہی
ہے خواہ ان کو کل اختیار سلطنت خود اختیاری ویدی جاویں یا ملجاویں ایسے لوگوں سے ترقی
انڈین یا انڈیا ناندار دبدیں وجوہات میں یہ رائی قائم کرنے پر لاچار ہوں کہ انسانوں کی دماغوں
میں جو ترقی ملکی یا دُنیا کا خانہ ہے ان جماعتوں کی اکثر دماغ میں وہ خانہ خالی ہے یا برائی نام ہی
یہ خانہ اُسوقت تک پُر نہیں ہوتا جب تک خود غرضیوں اور غلطیوں کو ترک نہیں کیا جاتا اور انگریز
بھی بدقسمتی سے غلطی بڑھاتے جارہے ہیں صحیح طریقہ فرائض انسانی کے موافق اختیار کرنے میں پوری
توجہ نہیں فرماتے اگر بفرض محال اُنکو حکومت خود اختیاری ملجاوے تو پھر باہم تصفیہ پریسیڈنٹ
بنانے اور انتظام وزارت اور حکومت جائز طور پر نہیں کر سکتے جیسے اب بلاوجہ کسی ترقی کے لیڈران
دعویدار ترقی ہیں مگر سب کام غلط فہمی اور فضولیات اور خود غرضی سے پُر ہیں آئندہ حکومت
خود اختیاری حاصل ہوجانے پر حکومت کی مزید طاقت سے غلطیوں میں انگریزوں سے زیادہ
خطرہ قیاس میں آتا ہی پھر باہمی نزاع ہو کر ملکی تباہی مزید ہو جاوے تو ناممکن نہیں ہے میں معافی
چاہتا ہوں اور خیال کرتا ہوں کہ جس قدر ترقی اختیارات اس جماعت کی ہوتی جارہی ہے اُسیقدر
ابتری بڑھتی جارہی ہے اور ملک برباد و محصولات خرچہ بڑہتا جارہا ہے گویہ جماعت وجہ ابتری انگریزوں
کو قرار دیتی ہے مگر جماعت انڈین محصولات مالی گورنمنٹ میں بنام تنخواہ ...

محتاتہ وغیرہ میں گورنمنٹ سے زیادہ ذی اختیار اس لیئے میں اسوجہ کو تنہا انگریزوں کی وجہ ماننے کے لیئے طیار نہیں ہوں بلکہ ابتری ملکی کرتے اور کرانے والے ابتداء زمانہ حکومت انگریزوں سے انڈین ہیں اگر انڈین جماعت اُن سب کاموں میں انگریزوں کے شریک نہ ہوتے جو قابل شکایت ہیں یا شرکت چھوڑ دیتی یا چھوڑ دیویں جن سے ملکی ابتری معلوم ہوتی ہے تو انگریز خود کسی ملک کی ابتری کے ذمہ دار نہیں معلوم ہوتے تمثیلاً کینڈا و اسٹریلیا و ٹرنسوال و نیز مصر جسکو حال ہی میں عزت آزادی حاصل ہوئی ہے مگر ایسی تمثیل اُنہیں ملکوں میں موجود ہیں یا ہو سکتے ہیں جن ملکوں میں سب انسان یا ذی اختیار ایماندار راستباز منصف مزاج اور نیک انسان ہوں جو اپنی ذاتی خودغرضی سے کسی غلطی یا فریب یا لالچ کو قبول نہیں کرتے اور ایک نظیر ملک افریقہ کے حال کی موجود ہے کہ حضرت شیخ سنوسے صاحب نے جن کو سلطنت اٹلی نے خلعت شاہانہ عطا فرمایا مگر حضرت نے اُسکو ناپسند کر کے نامنظور فرمایا ایسے ایسے لوگوں سے ملکی خیرخواہی ہو سکتی ہے نہ ایسے انسانوں سے جیسے اب انڈین ہوگئی جنکا طرز رہائش یا معاش بھی ملکی نہیں رہا وہ تو اکثر نقلی انگریز معلوم ہوتے ہیں جہاں وہ انگریزوں کی اور نقل کرتے ہیں حکومت کی بھی نقل کرنا چاہتے ہیں اور دعوی انڈین خیرخواہی کا غلط کرتے ہیں۔

شعر

بھاگ ان بردہ فروشوں سے کہاں کے بھائی
بیچ ہی ڈالیں جو یوسف سا برادر ہووے

کوئی نمک خوار سرکار ملکی خیرخواہ نہیں کہا جا سکتا انڈیا میں جس قدر کام قابل شکایت یا لائق ترمیم انگریزوں نے کی وہ سب انہیں انڈین یا اُن کی پنشنروں کی کرائی ہوئی ہیں ہندی نقل مشہور ہے (مونہہ کھائے آنکھ لجائے) بدہو اپنی روٹی کی خیر منائیے (انڈین سے ہزاروں سال ہوئے دنیا کی خیرخواہی ندارد ملکی خیرخواہی کا حصہ بھی کم ہوتا جارہا تھا اور عرصہ ہوا قریباً یہ حصہ بھی جاتا رہا اور ہر انسان غلط فہمی سے جدا جدا اپنے کو تیس بزور آور خیال کرنے لگا جو غلط فہمی یا غلامی کا خاص مادہ ہے اور جن کو یا جسکو کمزور دیکھا مار دیا یا مروا دیا یا نقصان رسانی پر قریباً سب سب کی طیار رہتی ہیں یہی انڈین ہیں کہ اربوں روپیہ سالانہ بار مالی از نام ملازمت سرکاری وغیرہ یا وکالت بطور کہ رخدمات انجام دہی سرکاری خزانہ سرکاری و رعایا پر بار ڈالا کرتے ہیں

اور اسپر دعویٰ ملکی خیر خواہی کر رہی ہیں جو کسی طرح پر ثابت نہیں ہو سکتا لہذا وہ سرکاری یا اپنی خود غرضی کی بندہ ہیں ملکی خیر خواہ نہیں ہیں اگر کوئی حصہ ملکی طرفداری کا پایا جاوے تو اُنکی ذاتی ذمہ داری پر شک ہوگا پھر دونوں جانب سے اُن سے آثار خوشنودی نہیں ہو سکتی بحالات موجودہ انڈین سلطنت خود اختیاری کرنی اور چلانے کے ناقابل ہیں بلکہ یہ تو اوروں کو بھی سلطنت میں منصفانہ نہیں کرنے دیتے اول اپنے لالچ اور خود غرضی سے انتظام سلطنتوں میں غلطی پیدا ہونے دیتی ہیں اور جب خرابی بڑھ جاتی ہے تو خرابی دور کرنیکے ان میں کوئی طاقت ولیاقت نہیں ہے اور نہ خرابی کے دور کرنے کی عادی ہیں بلکہ اپنی طمع نفسی سے خود تمام خرابیوں کو قائم رکھتے ہوئے اور اُن کو خود اپنی ذاتی نفع کی حاصل کرنے کی نیت سے خود ہزاروں دعویدار سلطنت بنجاتی ہیں اور سلطنتیں بھی ان کی کمزوریوں اور لالچ سے اپنی غلطی رفع کرنیکی طرف راغب نہیں ہوتی ایسی نظیریں بہت موجود ہیں مجھے تحریر کرنے کی ضرورت نہیں خود انڈین نے انڈین سلطنتوں کو برباد کیا پھر انڈیا میں سلطنت مسلمانوں کی گرائی مسلمانوں پر بھی انڈین صحبت کا اثر ہو گیا اور انڈیا میں انڈین صحبت سے اپنی پہلی شان بھی گنوائی اب انگریزوں نے انڈیا میں انڈین صحبت پائی میں معافی چاہتا ہوں اُن کی شان بھی قابل بحث ہوگئی ہے مگر میں اپنی رائی اس بارہ میں صاف رکھتا ہوں کہ انڈین میں جو بیماری ہزارہا سال سے ملکی بدخواہی چلی آرہی ہے جب تک انڈین خود اوّل فرائض انسانی ادا کرنے کے لئے طیار نہ ہو جاویں مجھکو حالات سابقہ اور موجودہ دیکھتے ہوئے اطمینان سلطنت خود اختیاری سے نہیں ہے مگر انگریزوں کا بھی جو طریق سلطنت اسوقت قائم ہے وہ ضرور قابل تبدیل ہے جس قسم کی جس طرح ترقی گورنمنٹ نے بنام جدید اسکیم دینی منظور کی ہے یا انڈین لینی منظور کی ہے اس سے انڈین ملک والوں یا گورنمنٹ کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا جو بے چینی موجود ہے اور بڑھتی رہینگی۔

نوٹ

اگر ایسے وقت پر گورنمنٹ اور انڈین محض بالفعل اس قدر انتظام کر دیویں تو ملک میں اطمینان شروع ہو جاوے اور آئندہ اُمید بہتری سے ملک میں اطمینان پیدا ہو

نمبر ۱ تمام انڈیا میں تعلیم اردو زبان میں ہر علم کی عام کر دی جاوے اور سب کام۔

۲۔ بجائی امتحان پاس انگریزی ایمانداری راست بازی اور منصف مزاجی اور نیکی پاس تمام حکام و اہلکار و چپراسیان و آنریری عہدہ داران ہر جگہ ممبران تجویز کر دیویں کرا دیویں اور تجویز شدہ میں جو ایسے انسان ثابت نہ ہوں اُن کو فوراً برخاست کر دیا جاوے۔

۳۔ بحالات موجودہ جنگی خرچ کم نہیں کیا جا سکتا مگر پبلک پر جو بار محصولات سرکاری و کورٹ فیس و تنخواہ ملازمان بڑھ رہا ہے اُس کے کم کرنے کی تجویز کی جاوے اور ملک پر جو ذاتی خرچہ کا بار غلط فہمی سے بڑھتا چلا رہا ہے اُس میں بھی کم کرنے کی تجویزوں پر غور کیا جاوے اور جس قدر قانون ملک میں جاری ہیں اُن سب پر نظر ثانی کی جاوے۔۔۔۔ ان کاموں کیلئے جلد ایک کمیشن تجربہ کار انسانوں کا بنایا جاوے۔

میرا کلکٹر صاحب بہادر مسٹر پارچ صاحب جو اس وقت مظفر نگر میں کام کر رہے ہیں کوئی تعلق ذاتی یا اُن کی حکومت سے نہیں ہی مگر اُن کے اوصاف حمیدہ جو میں نے سُنے ہیں اُن کا اثر تمام ضلع میں باوجود غلط کام کرنے والوں اکثر ماتحتوں کے لائق تعریف اور قابل اطمینان ہے ہمیشہ ایسے ایسے انسان ممبران کمیشن و حکام بنائے جاویں اور سب چھوٹے ماتحتوں کو بھی راست باز منصف مزاج بنایا جاوے تو گورنمنٹ اور پبلک دونوں آرام سے رہ سکتے ہیں

ترقی عزت و مالی اور انصاف کی سب انسانوں کو ضرورت ہی

انگریزوں کا یہ خیال کہ تمام انڈین سلطنت خود اختیاری مانگتے ہیں غلط ہی سلطنت مانگنے وہی انسان نظر آ سکتے ہیں جو سلطنت کے کام یا نام کے معنوں سے بھی ناواقف ہیں اگر ایسے ناواقف لوگوں کو اختیار سلطنت کُلیاً بھی دیدی جاویں تو کیا کوئی امید بہتری ہو سکتی ہے مگر انگریز بھی انڈیا میں سلطنت کے طریقوں اور کاموں میں اب فرائض انسانی سے آگے لاپروائی کرتے اور بزدلی سے بر بنائے دنیا سازی کی طریقوں پر ترقی کرتے جا رہی ہیں جو قانون قدرت کے خلاف ہونے کی وجہ سے بے چینی پیدا ہونیکا نتیجہ ہے اس لئے جلد سلطنت کے کاموں میں فرائض انسانی کا انگریزوں کو بھی پورا خیال کرنا چاہئے دنیا میں ایسا کوئی انسان نہیں ہو سکتا جس کو اپنی عزت انسانی اور مالی ترقی اور انصاف کی خواہش

یا ضرورت نہ ہو جب سے حکومت ایسٹ انڈیا کمپنی انڈیا میں قائم ہوئی اُس وقت سے
تمام انڈین کا بھروسہ اپنی عزت اور مالی ترقی اور انصاف کا انگریزوں پر قائم رہا مگر میں
معافی چاہتا ہوں مجھکو اب یہ محسوس ہوتا ہے کہ انڈین کا بھروسہ ترقی ڈانواں ڈول
ہو رہا ہے اور میں یہ خیال کرتا ہوں کہ جو طریقہ و قانون ترقی عزت انسانی یا مالی یا انصاف
انڈین کے لئے جاری ہیں اب تمام انڈین رعایا اُن کو ناپسند کرتے ہیں اور بحالت
موجودہ کوئی اُمید ترقی عزت انسانی یا مالی یا انصاف نظر نہیں آتی جبکہ صاف طور پر
یہ دیکھنے میں آ رہا ہے کہ جب سے سلطنت انگریزوں کی انڈیا میں قائم ہوئی رعایا
پر مالی بار اور خرچہ روزانہ نیا نیا بڑھتا جا رہا ہے اور طرز حکومت ہر ملک میں جداگانہ
صورت پر اور ملک انڈیا میں بھی ہر صوبہ کے جداگانہ طور پر حکومت ہے اس طریقہ سے
ہر ملک یا ہر حصہ والے انسان ایک سے دوسری پر فوقیت رکھتے ہوئے معلوم
ہوتے ہیں یا یہ خیال فرمایئے کہ ہر شخص یا ہر حصہ ملک اس خیال کرنے پر مجبور معلوم ہوتے
ہیں کہ ایک گورنمنٹ اور وہ بھی ایسی شاندار اس کا طریقہ رعایا کے لئے کم و بیش رعایا
کے لئے بیغرتی ہے اس لئے رعایا انڈین کو امید ترقی نظر نہیں آتے ایسے وقت پر انگریزوں
کو مناسب ہے جو طریقہ و قانون ایسے ہوں جس سے پبلک بھروسہ اور خیال ڈانواں ڈول
ہو رہا ہے ترمیم یا تبدیل کر کے رعایا کو ممنون و احسان مند بنایا جاوے جس سے تمام
رعایا کے دلوں میں محبت یکساں پیدا ہو جاوے اگر اس وقت گورنمنٹ نے کوئی بہتر طریقہ
اختیار نہیں کیا تو تعجب نہیں ہو سکتا کہ رعایا کا دل بھڑکانے والے بھڑکانے میں اور ...
زیادہ کامیاب ہوں میں اُن طریقوں اور قوانین پر اس وقت بحث نہیں کرتا اور خیال
کرتا ہوں کہ دانشمندان فرنگ کے لئے اشارہ کافی ہے اگر بعد تکمیل قرارداد انڈین
جس کی شرائط و تاریخ کتاب ہذا میں درج ہے مجھکو ضرورت پیش آئے تو اُس وقت اُمید
کامیابی کی رکھتا ہوں۔

اتفاق قائم کرنا دھرم ہی

غور کرنا چاہیئے جن انسانوں میں جس قدر طاقت کسی قسم کی زیادہ ہوتی ہے
اُسی قدر اُن سے نااتفاقی میں نقصان زیادہ ہونے کا احتمال ہوتا ہی اور کمزور بھی
نقصان رسانی میں کمی نہیں کرتے اس لئے نااتفاقی ادھرم ہے اور جائز اتفاق قائم رکھنا
سب انسانوں کا دھرم ہے جیسے بڑے سے بڑے زبردست پہلوان جسمانی مادہ کی نااتفاقی
سے بیمار ہوکر کام کرنے کے ناقابل ہوجاتے ہیں اور پڑے ہوئے یا بیٹھے ہوئے بہر حال ہر حالت
میں خواہ کسی قدر روتے پیٹتے رہیں مگر جب تک جسمانی مادہ میں اتفاق پیدا نہیں ہوتا
آرام نہیں ہوسکتا اور کام نہیں کرسکتے تمام عالم کو مثل ایک جسم انسانی خیال کرکے
اُس کی جسمانی صحت جو جائز اتفاق پر مبنی ہے ہر وقت کوشش رکھنی و کرنی چاہیئے
جن لوگوں میں جائز اتفاق نہ ہوگا وہ انسان مثل بیمار انسانوں کے کسی کام کرنیکے
ناقابل ہیں اور نااتفاقی میں جو کام کرتے ہوئے نظر آتی ہیں وہ مثل اُن بیماروں
کے رونے پیٹنے کی ہے جن سے بوجہ بیماری کھڑا بھی نہیں ہوا جاتا اس بیماری۔۔
نااتفاقی دور کرنے کے محض تمام دنیا میں ایک ہی تجویز ہے کہ سب انسان ملکر
سب انسانوں میں طاقت ایمانداری راست بازی منصف مزاجی اور نیکی پیدا
کرنے میں ترقی کریں اور جو انسان ان طاقتوں میں ترقی نہ کریں اُن کو مثل لاعلاج
بیماروں کی مرنے دو اُن کی تڑپنے کا۔۔ گر خیال آوے تو سوائے ان طاقتوں کے
حاصل کرنے یا مرنے کے اُن کا اور کوئی علاج نہیں ہے دونوں میں سے ایک پر ہمت
کرنا چاہیئے گورنمنٹ برطانیہ اور انڈین پولیٹکل جماعت کے درمیان تفرقہ خیالات حد
نقصان رسانی تکلیف دہی اور بے اعتباری تک پہونچ گیا ہے اور اور انڈین
بھی بدنام ہیں اور بدظنی گورنمنٹ قریباً سب پر عام ہے مگر تفرقہ خیالات میں ایسا ہوجانا
لازمی ہے بقول جناب کبیر صاحب۔

دوہا

چلتی چاکی دیکھکر دیئے کبیرجی روئے
دو پاٹو بیچ آن کر ثابت رہا نہ کوئے

جب تفرقہ خیالات ہوجاتا ہے تو بالآخر جب تک اتفاق نہ ہو نقصان یا تباہی

ہوتی رہتی ہے اس لئے سب صاحبان سے میری التماس ہے کہ دنیا میں جس قدر
انسان ہیں وہ سب اپنے اپنے کاموں میں غلطی کرتے ہوئے نظر آتے ہیں اٹڈین کو خود
اول اپنی غلطی کا اقرار کرنا چاہئے اور اگر اقرار نہ کریں تو دل میں غور کرنا چاہئے شرمانا
چاہئے اٹڈین نے انڈیا میں جبکہ اُن کی حکومت بھی نہیں رہی کمزوروں کیساتھ
میں کیا سلوک کر رہے ہیں تو سب کو یہ معلوم ہے کہ سب کو ذلیل وخوار کر رہے ہیں
اور قطعی کسی طرح کا موقع انصاف یا ترقی کمزوروں کو نیکو نہیں دیتے اس لئے
ہم سے زبردست قوم تمام یوروپ اور امریکہ وغیرہ اگر اٹڈین کو ذلیل سمجھیں تو
اٹڈین کو صبر کرنا چاہئے یہ اٹڈین کے کرموں کا پھل ہے اٹڈین کے کرموں کا پھل
تو اس قدر خراب پیدا ہو رہا ہے کہ اٹڈین کسی اور ملک والوں سے اپنے آپ کو
کیسے مستحق عزت سمجھتے ہیں ہم کو تو یہ دیکھنے اور سُننے میں آرہا ہے کہ اکثر اٹڈین
بھی جو کہ تعلیم یافتہ بھی ہیں سوٹ میں بوٹ میں ٹوپ میں انگریزی زبان میں
کالر میں نکٹائی میں اٹڈین نہیں جان پڑتے مگر کالے ہونے کی وجہ سے کالوں سے
جب گفتگو کرنے میں زیادہ نفرت کرتے ہیں تب اٹڈین جان پڑتے ہیں یا قدرت
نے اونکا چہرہ برنگ سیاہ رکھا ہو تب وہ اٹڈین معلوم ہوتے ہیں اس لئے
اپنی عزت کرانے کا ذریعہ دوسروں کی عزت فرائض انسانی کے ساتھ ادا
کرنے سے ہوتی ہے جب آپ خود فرائض انسانی ادا کرینگے تو پھر کوئی زبردست
قوم بھی آپ کی بے عزتی نہیں کریگی اور نہ کرسکتی ہے بُرا کر بُرا ہوگا بھلا کر بھلا ہوگا
اس لئے کوئی خاص طریقہ ترقی اتفاق گورنمنٹ اور ملک اٹڈین والوں کے
درمیان بھی جس سے بے اعتباری جاتی رہی قائم ہونا لازمی ہے جس کی
تدبیر اوپر میں نے ظاہر بھی کردی ہے اور میں اُمید کرتا ہوں کہ بعد مسودہ
قانون ترقی عالم عام اتفاق واطمینان پیدا ہوجاویگا۔

التماس

صاحبان میرا کسی تحریر سے یہ منشا ریا مطلب نہیں ہے کہ اٹڈین ایماندار و راستباز منصف مزاج

اور نیک نہیں ہیں اور حکومت خود اختیاری اُنکو قطعی نہ دیجاوے مگر یوروپ یا امریکہ وغیرہ والوں سے مقابلہ کرنے سے جن کی نقل سلطنت خود اختیاری انڈین اب کرنا چاہتے ہیں ایسے انسانوں کی تعداد انڈیا میں بہت کم نظر آتی ہی اس کمی کو جلد دور کرنا چاہیئے یہ بدقسمتی کی نشانی ہے اور ترقی مالی یا عقلی و ملکی کے لئے جیسے انسانوں کی ضرورت ہے اُن کی تعداد تو اس قدر کم ہے جو ناقابل ذکر ہے کیونکہ تمام دنیا کی مالی و عقلی ترقی بلا نقصان رسانی جو سب راجہ و پرجا کے لئے حاصل کرنے کا دھرم ہے وہ محض علم و عقل سے پرتھوی کی اعلیٰ سے اعلیٰ ترقی کرنے اور اُس کی ہر پیداوار کو اعلیٰ سے اعلیٰ طیار کرنے اور سب چیزوں پیدا شدہ سے بذریعہ صنعت وحرفت وسائنس ترقی دینی اور تجارت کرنے پر منحصر ہے مگر ہماری انڈین بھائی اس میں سب کوری معلوم ہوتی ہیں ملازمت کرنا کوئی ترقی ملکی نہیں ہے اور نہ سلطنت کرنا باعث فخر ہے بلکہ ملکی کام ہے اگر کام منصفانہ کیا تو شرافت ورنہ ذلت اور جہنم طیار اور وکالت سے روپیہ حاصل کرنا کوئی ترقی نہیں ہے بلکہ تنزل کیونکہ دنیا میں جس قدر کام ہیں جو ایمانداری راست بازی منصفی مزاجی اور نیکی کے موافق ہیں اونکو بلا کسی لالچ کے کرنا فرض انسانی ہے اور جو اُن کے خلاف کام ہوں اُن میں مدد کرنا کسی لالچ سے بھی ادھرم ہے) جو ملک صنعت وحرفت وسائینس میں ترقی نہیں کرتے وہ ملک والے کبھی خوشحال نہیں ہوسکتے وہ دُنیا میں دوسروں کو خوشحال دیکھکر ترستے رہتے ہیں اور ہر شخص کو اپنی جُداگانہ طاقت اور ترقی کے واسطے جیسے ہر بیمار جُداگانہ ادویات سے اپنی ترقی کی ضرورت سمجھتا ہے باہمی یا غیروں سے مکر و فریب سے ملک اپنی ترقی کا خیال رکھتا ہے اگر ایسے وقت میں ایسے انسانوں کو سلطنت بھی مل جاوے تو اس سے بھی سیری نہیں ہوسکتی پھر بھی سب باہمی فتنہ و فساد و لڑائی جھگڑوں سے بربادی تک جانے والے ثابت ہوتے ہیں ترقی کے لئے حتی الامکان سب تعلیم یافتوں کو ایک دم تعلیم و تربیت صنعت وحرفت وسائینس کے لئے جہاں

موقعہ ہو بھیجدو اور کارخانہ جاری کرو اور ایمانداری راست بازی منصف مزاجی اور نیکی کی پابندی کرو تو سب ترقی جو تم چاہتے ہو وہ خود بخود ملجاویگی! اور کوئی مزاحمت ملکی یا غیر ملکی نہیں ہوسکتی اور جو یہ طریقہ اختیار نہ کروگے تو جو غلامی کررہے ہو کرتے رہو کیوں مر مار کررہے ہو ہماری ملکی کوئی ترقی نہ ہوگی مگر افسوس انڈین کی حالات بے سامانی کم خوراک و مصیبت ہر قسم اور بے بسی ولاچاری وروزانہ رنج وغم اور ترددات نئے نئے دیکھتے ہوئے جن کی عمریں بھی کم ہوگئی اور طاقت جسمانی بھی جاتی رہی برطانیہ اور سب انسانوں سے جو اپنی ترقی کرچکے التماس ہے کہ ان کو اپنے کافی ترقی نہیں خیال کرنا چاہیئے کیونکہ جو انسان یا سب ملک والے بھی اپنی ترقی کرچکے ان کی بھی اعلیٰ ترقی اُس وقت تک قدرت کی جانب سے نہیں ہوسکتی کچھ نہ کچھ ترددات بنے رہتے ہیں جب تک سب کی ترقی نہ کرلیویں اور جب سب کی ترقی کرلیتے ہیں تب ہی وہ انسان بھی اعلیٰ ترقی کے مستحق ہوتے ہیں جو انسان سب کی ترقی کا خیال نہیں کرتے اور سب کے ساتھ انصاف اختیار نہیں کرتے اُن کی بھی ترقی رُک جاتی ہے گرجاتی ہے۔

بخدمت صاحبان انڈین درخواست ابتدائی

سلطنت خود اختیاری

تمام انڈین اور خاص کر نقلی لیڈران سے یہ اُمید کرنا کہ وہ فرائض انسانی جو قدیم سے سب انسانوں پر فرض ہیں سب انسان اُن پر یکدم طیار ہوجاویں اور طیار کردیئے جاویں سخت دشوار ہے اگر ماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۶ تک یا کسی آئندہ تاریخ تک جسکی مجھکو اطلاع ہوجاوے اگر انڈین یہ طے کردیویں کہ

نمبر۱ تعلیم ہر قسم عام اردو زبان میں دیا جانا تجویز کیا گیا۔

نمبر۲ انڈین کسی طرح پر باہم جھوٹ نہ بولیں گے اور جو کوئی انڈین سے جھوٹ بولیں گے انڈین اُن سے بھی سچ بولیں

نمبر۳ جس قدر معاملات یا مقدمات دوسروں کے متنازعہ ہونگے خواہ کسے کے ہوں راجہ
کے یا پرجا کے یا اپنے بزرگوں یا عزیزوں کے ہوں وہ بلا رعایت وخصومت اور ثبوت
کے صحیح تجویز کرینگے اور صحیح بیان وتحریر کرینگے۔

نمبر۴ اور کوئی مقدمہ عدالت یا پنچایت میں وکالتًا نہیں کرینگے۔

اور بوجہ نقص قانونی ورواجی تا تجویز ثانی ہر مقدمہ کا فریق محض عدالت میں انتر نمبر۱
اور ملزم فوجداری انتر نمبر۳ سے اپنی مرضی کے موافق آزاد ہیں تو انکی منظوری او عملدرآمد
کے بعد چھ ماہ کی اندر میں ایک مسودہ قانون ترقی عالم آپ کی خدمت میں پیش کرونگا
اور اُس کے ساتھ بحکم خداوند عالم میرا یہ دعویٰ ہے کہ تمام انڈین پبلک اور انگریز اُسکو
منظوری کی عزت عطا کرینگے اور پھر کوئی کسی قسم کا نفاق درمیان گورنمنٹ اور پبلک یا
باہم کسی کے نہیں رہیگا اور ہمیشہ امن وامان قائم رہنے کی اُمید ہے اور جو اسوقت یہ
چھوٹی شرائط پیش کی گئی ہیں یقین ہے کہ انڈین انکو اب منظور فرماوینگے پھر اس قانون ترقی عالم
کے بعد سب انسان جملہ فرائض انسانی کی ادا کرنے کے لئے خود بخود طیار ہو جاوینگے مگر اس
میرے لکھنے پر سب کو یہ شک ہو سکتا ہے کہ یہ دعویٰ کوئی رشی یا پیغمبر کر سکتا ہے اور لکھنے والے
کی نسبت ایسا نہیں سُنا گیا اس لئے ہم اعتبار نہیں کر سکتے اور نہ انگریزوں سے ایسی اُمید
ہو سکتی ہے کہ جو کوئی اور انسان قانون ترقی عالم بھی بناوے اُسکو منظور کرے یا میری نسبت یہ
بھی خیال ہو سکتا ہے کہ میں گورنمنٹ یا پبلک سے سازش رکھتا ہوں مگر سب انسانوں کو کوئی
خیال نہیں کرنا چاہئے میں انسان ہوں جس قدر دنیا میں کام آجتک ہوئے ہیں سب انسانوں
نے کئے ہیں یا آئندہ جس قدر کام ہونگے سب انسانوں کے کرنے سے ہونگے اور جس کام کو سب
انسان ملکر کرتے ہیں اور وہ دبار مک کام ہوتے ہیں تو کوئی ناامیدی ناممکن ہے میرا سوال
کسی انسان کی نقصان کا نہیں ہے بلکہ سب سے سب کے فائدہ کا سوال ہے اگر اس انتظام
کو ملک والے پورا کر دیویں تو جو اور ملک والے اپنی ذاتی معاملہ اور سلطنت کے معاملوں میں بھی
جھوٹ نہیں بولتے ہم بھی اُن کی پیچھے ترقی کے لئے دوڑتے ہوئے نظر آوینگے اور قدرت
ہماری امداد شروع کر دیوی گے اور پھر قدرت کی امداد سے انڈین ترقی کرنے کے قابل ہو کر ترقی

کرتی رہینگی تب سلطنت ہم کو بھی ملجاویگی محض بطور نمونہ ہمت ملک والوں کے لئے چار بات سلطنت تک ترقی کرنے کے لئے تحریر کی گئی۔

نمبر ۱ اسب تعلیم اُردو زبان میں منظور کرنا۔

نمبر ۲ ترک جزوی جھوٹ اور رشوت۔

نمبر ۳ ترک نامنصفی۔

نمبر ۴ ترک پیروی مقدمہ وکالتاً

اگر یہ مسودہ قانون ترقی عالم پسند عام نہ ہو اور اہل انگریز اُس کو منظور نہ فرماویں تو پھر سب انڈین کو مثل اسوقت اپنی مرضی کے موافق اختیار ہوگا کہ خواہ انگریزی زبان سے ترقی کرنا جاری کریں جھوٹ بولیں و رشوت لیویں اور نامنصفی کریں اور وکیلوں کی معرفت مقدمہ لڑادیں مگر ملک والوں نے اگر میری التماس کا تجربہ نہ کیا تو مجھکو ملک والوں کا ارمان رہیگا اور لیڈران کا زیادہ افسوس ہوگا اور سب خداوند عالم یعنی پرماتما کے حکم کے خلاف کام کرنے والے ثابت ہونگے۔ پھر آئندہ ترقی کی اُمید بیکار۔

اوم شانتی شانتی شانتی

۹۹۳/
۱۵۴۴ع

ترقی عالم